

اردو میں

شعری زبان کی اصلاح کی کوششیں

(ایک جائزہ)

ڈاکٹر منظر اعظمی

آزاد زمین

شعری زبان کی اصلاح کی کوششیں

— ایک جائزہ —



ڈاکٹر منتظراظمی

(جزء حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

یہ کتاب از پرورش ادو اکادمی کے مافی تہ دن سے شائع ہوئی۔
اس کتاب کے بعد جو حالت سے اکادمی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

کتاب ————— اکادمی شعریہ این کی اسطرح کی کوششیں۔ اکادمی
مصنف و ناشر ————— ڈاکٹر مظفر ظفر
طبع ————— قضاہ آف پبلسر ناٹھ فیض آباد (پہلی)
سنہ اشاعت ————— جولائی ۱۹۷۷ء
قیمت ————— پچیس روپے
تعداد اشاعت ————— پچیس سو

ملنے کے پتے

- ۱۔ ڈاکٹر مظفر ظفر (شعبہ اردو) جیوں ۷، نیوز ملی جیوں لوی ۱۸۰۰۰۱
- ۲۔ ڈاکٹر بکرم ناٹھ فیض آباد، تلہ پٹی، ۱۲۲۱۰۰
- ۳۔ انجمن ترقی اردو (اردو گھر، ٹاؤن ایجنسی، شی دہلی ۱۱۰۰۰۱)
- ۴۔ مکتبہ جامعہ لشکر، اردو بازار جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۱

(بجی حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

یہ کتاب از پبلشنگ ہاؤس اکلوی کے مالی تعاون سے شائع ہوئی۔
اس کتاب کے مصروفیات سے اکلوی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

کتاب ————— اکلوی میں شعری زبان کی اسلوب کی کوششیں۔ ایک جہان
مصنف نام ————— ڈاکٹر حشر علی
طبع ————— نشاط آفرین پبلیسنگ ہاؤس فیض آباد (پ۔پ۔)
سن اشاعت ————— جولائی ۱۹۸۸ء
قیمت ————— پچیس روپے
تعداد اشاعت ————— پندرہ سو

————— ملنے کے پتے —————

- ۱ ڈاکٹر حشر علی شعبہ اردو جموں و نہرو یونیورسٹی جی۔پی۔ ۱۸۰۰۰
- ۲ وائس چانسلر پبلیسنگ ہاؤس فیض آباد (پ۔پ۔) ۱۷۷۱۰
- ۳ انجمن ترقی اردو دہلی، آئندہ گھر، ٹاؤن ایجنری، شی۔دہلی ۱۱۰۰۰۲
- ۴ مکتبہ ہمدانیہ، اردو بازار جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۲

فہرست مضامین

۵	حرفے چند
۷	شعری زبان کی اصول کا آغاز
۱۲	اصول زبان کی باقاعدہ کوششیں
۲۵	ناتخ اور اصول زبان
۳۲	دہستان ناتخ
۳۳	ناتخ کا شعری اسلوب
۳۷	عہد ناتخ میں تبدیلی زبان
۴۵	شاگردان ناتخ کی خدمات
۴۵	میر علی اوسط رشک
۴۷	شیخ اسد علی بکر
۵۰	آذر اور ان کی تخلیق سلا
۵۳	میر قشق اور اصول زبان
۵۶	صحت زبان اور متوکات کا مسئلہ
۵۸	صحت الفاظ اور استعمال عام
۶۶	بحث متوکات
۹۱	ہدایت منظوم
۹۳	ادبی معرکے اور سانی جتیش
۱۱۸	کتابیات

حرفے چند

زبان خصوصاً شعری زبان کی اصلاح کا مسئلہ وقت طلب بھی ہے اور دیر طلب بھی۔ وقت طلب یوں کہ اس ضمن میں عام اور خواص میں ایک سلسلہ رابطہ ضروری ہے۔ عموماً نہیں ہوتا اور دیر طلب یوں کہ یہ اصلاحات فوراً ہی مروج نہیں ہو جاتیں بلکہ ان کو جڑ پکڑنے اور قبول عام کی سند حاصل کرنے میں وقت لگتا ہے۔ ابتدا میں زبانیں اپنی انھیں اور دوسری مختلف زبانوں اور یوں کے مترقب ہونے والے اثرات کے سبب کوئی خاص شکل اختیار نہیں کر پاتیں۔ یہاں تک کہ مستند اور با اثر اہل علم اور اہل زبان تراش خراش اور ترک و اختیار کے ذریعے اس کو ایک خاص رنگ و روپ اور شیخ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو زبانیں خود اپنے سفر ارتقا کے سبب تبدیلیاں قبول کر رہی ہیں اور کچھ خواص کی تراش خراش اور ترک اختیار کے سبب بدلتی ہیں۔ مگر اس پورے عمل ارتقا میں توازن و اعتدال کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ قواعد و ضوابط معیار بندی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ مگر اگر زبان کے ارتقا کے اپنے سفر قاعدوں خصوصاً چلن کو ذہن میں نہ رکھا جائے اور قواعد پر سختی سے اصرار کیا جائے تو زبانیں پھینٹنے کے بجائے سکڑنے لگی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زبانیں عوام سے بنتی ہیں اور خواص ان کی تراش خراش اور معیار بندی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ یہی وہ رابطہ باہم ہے جس کا خیال نہ رکھنے کے سبب زبانیں محدود اور ناقصہ تر حصے کے سبب مردہ بھی ہو سکتی ہیں۔

اور زبان خصوصاً شعری زبان کی اصلاح مرحلہ وار ہوتی ہے۔ ابتدا میں اس کو ایک خاص رنگ دینے کی کوشش کی گئی اور چونکہ زبان تشکیل کے مراحل میں تھی اس لیے سطرش بڑی حد تک کامیاب ہوئی۔ لیکن دوسرے رنگ کی بھی ضرورت تھی۔ یہی اور پھر یہ بھی نہیں تھا کہ ساری اصلاحات فوراً ہی قبول کر لی گئی ہوں یا تمام اصلاحات کا علم بھی کر ہو گیا اور۔

اس لیے مکتوبات بھی خاموشی سے تھک کر دیکھ رہی تھیں۔ اس کے علاوہ اردو شعر بھی اپنے ہر طرح کے خیالات اور احساسات کے ظہار اور شعر کو خوبصورت اور پرناتھیر بنانے کے لیے جس لفظ کو مناسب سمجھتے استعمال کرتے رہے۔ اس طرح اردو نے اپنا سلی سفر جاری رکھا۔ آہستہ آہستہ پست سی تہذیبیاں جس کی وہ سنوئی سطح پر خود بخود پیدا ہوئی وہ کچھ تبدیلیوں کے لیے مستعد شعر اور اہل علم نے باقاعدہ کوششیں کیں۔ ان کوششوں کے ضمن میں اختلافات بھی سامنے آئے۔ مباحثے اور سر کے بھی ہوئے۔ استاد شکر دہلوی شاعروں کے ادواروں نے بھی حصہ لیا۔ باغداد کا اردو دین حکم آیا اور یہ ایک مستقل اور خوبصورت ترقی یافتہ اور ماحول زہن کی حیثیت سے جانی جانے لگی۔

وکی انہی نے اردو کے ابتدائی رنگ سے لے کر نئی نئی سے قریب لانے کی جو کوششیں کی وہ خالص سائنسی صلاح سے زیادہ ایک خاص رنگ کی تشکیل و توسیع کی کوشش تھی۔ مگر بواسطہ اس میں شعری اصطلاح کا بھی انداز تھا۔

اس نے شعری زبان کی اصطلاح کو بنیاد دینی سے چھوٹی۔ مگر یہ اس سے پہلے بھی ہندی کا اور لاس دایتوں کی شکل کا ایک اور سے سے جھہلنے کی کوششوں کا سرِ آغاز ملتا ہے مگر باقاعدہ کوشش حاتم ہی سے ہوتی ہے۔ محمود طرہ جوتی ہوئی شاگر ہیں آج کے شاگردوں کے عہد میں خاصے پرورش طریقے سے مکمل ہوئی ہے۔ آئندہ اوراق میں ان تمام کوششوں اور ان کے حلقہ و معاملہ کا ایک جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ کوشش میں غلطیوں کے موجودگی کے امکان اور اختصار کی گنجائش سے انکار نہیں۔ میں نے اس میں اپنی ذی۔ لٹ کی نہیں ملنے کے علاوہ مقام میں قریبوں اور چھانوں کا حصہ بھی لیا ہے۔ حاتم، میوٹو اور آج سے متعلق ہے نظر ثانی کے بعد شامل کیا ہے۔ میں جناب شہزادہ خلیفہ صاحب کا بعد میں ہوں انہوں نے صرف اس موضوع پر ہی کہ بہت ساری باتوں کے باوجود لکھنے کے علاوہ انگریزی کی جگہ بعض کتابوں کی خطائیں بھی ہیں اور خود بھی غلط ہیں۔ اس کتاب کے پروف چھپنے وقت تک ہمارا کام تھا کہ شعر کی کتابت اور تیار کرانے کی ترتیب فیوض کے ضمن میں بھی بہت سی کہیاں رہ گئی ہیں۔ بحث کے پہلو بھی تھے ہیں۔ لفظ و لفظ دو سرے چھپنے میں ان کیوں کی کوئی کی کوشش کی جائے گی اس سوال کے لیے بھی محنت خود ہوں۔ یہی اردو انڈیا کی کھنڈ کا جس شکر گزار ہیں ان کی مانی اعانت سے کتاب چھپ رہی ہے۔

منظر اعلیٰ
اردو جہان

”شعری زبان کی اصلاح کا آغاز“

اردو کی ابتدائی شعری شکل پر ہندی یا جانشانی روایات کی پرچھائیاں بڑی تیزی سے پڑ رہی تھیں کہ فارسی روایات نے بھی اپنا اثر بڑھا، شروع کر دیا یہاں تک کہ سترھویں صدی کے نصف اول ہی سے ہندی اور فارسی روایات کی کشمکش نظر آتی شروع ہو جاتی ہے۔ دکنی شاعر عیدل کی ”ایم ایم لکھنؤ“ (۱۹۱۹ء) پہلی تصنیف ہے جس میں ایسی روایات کے برعکس فارسی روایات کا غلبہ نظر آتا ہے۔ حسین ذوق کی ”صال اہل الطین“ بھی اس لحاظ سے اہم ہے کہ دکنی ادب پر فارسی ترکیب، لہجہ و آہنگ اور فارسی شعری لفظ کے صحیح تلفظ کے ساتھ استعمال نے اس کی زبان کو نکھار دیا ہے۔ دق سے پہلے کی غزلوں، شہزادوں یہاں تک کہ مرثیوں میں بھی جانشانی پس منظر کا ایک جگہ جگہ نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ دق کے ابتدائی کلام میں بھی یہ اثرات ملتے ہیں۔ مگر جب سے دق نے فارسی سے استفادے کا عمل شروع کیا اس کی غزلوں کا رنگ ہی کچھ اور ہو گیا۔

اصلاح زبان کی ابتدائی کوشش

دق نے جب تکلیف میں اپنے دوست سید اہل حال کے ساتھ دق کا سفر کیا تو انھوں نے اپنے پیر شاہ سید محمد گلشن سے بھی ملاقات کی۔ شاہ گلشن شیخ عبدالحامید سرہندی سرور شاہ گل کے مرید تھے اور یہ مجدد الف ثانی کے پوتے تھے۔ شاہ گلشن نے اپنا تخلص گلشن اپنے پیر شاہ گل ہی کی مناسبت سے رکھا تھا۔ شاہ گلشن بہار کی ترکیب کے ورثہ دار تھے۔ اس لیے جب انھوں نے دق کو مشورہ دیا کہ ”اے صاحبزادہ غلامی کہ بے کار افتادہ انداز، در پختہ خود بکار ببر۔“ اذ تو کہ محاسبہ خواہ گرفت مصل اور بقول قدرت اللہ شوق یہ الفاظ کہے کہ ”شہنشاہ دکنی داگذاشتہ ریختہ را موافق و مدحہ ملاقات انھوں نے بہت خوش ہوئے۔“

مسلّی شاہجہاں آباد موزوں بکنیہ کہ تاہو جب شہرت و رواج قبول خاطر صاحب جہان عالی
مزاج گردہ علا تو ان کے ذہن میں مجتہدی تحریک کی خصوصیات بھی ہوں گی اور لسانی تغیر
کے لئے اردو کو بھاشائی رنگ اور تہذیبی پس منظر سے نکال کر فارسی و عربی اور بھی اسلامی
محسن کے قریب بھی لانا چاہتے ہوں گے اور صاحب جہان عالی مزاج کے شایان مشائخ
بھی بنانا چاہتے ہوں گے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کا خیال ہے کہ چونکہ شمالی ہند کا تخلیقی ذہن اس
وقت ایک شدید اندکونی کشمکش کا شکار تھا۔ وہ فارسی کو در یوز انہار کے طور پر الیٰٰ تو رکھنا
چاہتا تھا لیکن یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ فارسی میں اس کی تخلیقی قوتوں اور صلاحیتوں کا انہار
بہت دشوار ہے۔ اسی صورتحال میں جب وکی نے دکن کی ادبی روایات کو فارسی روایات
کے غالب میں ڈھالا تو ایک ایسی روشنی پیدا ہوئی کہ شمال کے اہل کمال بھی فارسی کو چھوڑ کر
اسی کی طرف ہلکے۔ وکی کی شاعری کے اس نئے رنگ صوب نے ایک وقت تخلیقی ذہنوں کی
اس خواہش کو بھی تسکین دیا کہ فارسی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے مگر اس دھاری کو بھی دھک دیا کہ
تخلیقی قوتوں کا انہار فارسی میں اسی کے لیے بہت دشوار ہو گیا تھا۔

گویا اس غایت کی تحریک کے مقاصد کی
 تین سطیں تھیں۔ پہلا مقصد مجددی تحریک کے حوالے سے سائنسی تطہیر کے ذریعے اس جہد کے اثرات
 کی منہ جی اور تہذیبی روایتوں سے اس کو جوڑنا تھا اور صاحب طباطبائی علی مزاج کے مجدد کے
 مطابق بنانا تھا اس لیے کہ اس وقت یہ زبان عوامی مقبولیت کے سبب عوامی لب و لہجہ اور رنگ
 و آہنگ سے منظر تھی۔ سبکی وہ ذہنی ضابطہ طریقہ ماحول تھا جس سے ان لوگوں پر داشت ذکر پانا تھا اور
 عوامی زبان میں گفتگو کرنا۔ روشنی شرفاء کے خفاں سمجھنا تھا۔ اور غیر اہل کہ تخلیقی قوتوں اور صلاحیتوں
 کے اظہار کے لئے خدای سے اجازت کران مگر اور دو کوشش غرض کر ایک ایسا دورانی پیکر بنادینا
 تھا جو خدای کی بصری کر کے اس میں باوجود اردو کی درست اور صحیحہ و کا تصور بھی تھا شیعہ عقیدہ
 ان مقاصد کے ساتھ اس تحریک کی ابتدا ہوئی۔ مگر اردو کا بھاشائی رنگ کچھ کم چوکھا نہیں تھا۔
 اس پر فحش یہ ہوا کہ اٹالیوں میں سے کسی کے علاوہ کے شعرا بندی کے زیر اثر اہل عام کوئی کے چکر میں پھنس گئے

نوایک ربیع صدی سے بھی زیادہ مدت تک اسی سلسلے میں سرگرداں رہے ہیں۔ ایہام گوئی کی حالت
 کے سلسلے میں مرزا مظہر جان جاناں اور ان کے شاگردوں کو خاصا ہی جدوجہد کرنی پڑی۔ مرزا مظہر اپنا
 اور بلا واسطہ مجذبی تحریک سے متعلق تھے۔ ان کے شاگرد و شاہد خاصا ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ہر دور
 ان کے عقائد ان سے تھے۔ اردو کا اس وقت کہ رنگ مرزا مظہر کی نفاستہ و اشتہاریت سے
 میل نہ کھاتا تھا۔ خود اس عہد کے سب سے اہل علم بھی یکتہ کو پایہ اعتدال سے سانس نہ لیتے تھے۔
 اسی لیے ہمارے وہ جس شخص فتنہ بیچ کے لیے کچھ کہہ رہے تھے۔ اظہار خیال کا اصل درجہ نوفاہر
 ہی تھی۔ مگر جب مذہبی کے اسلوب نے ان کو کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ حقیر کی تو ان کے لیے کافی
 چارہ نہیں تھا کہ اس زبان پر رتبہ کے مرتبہ کو بلند کر کے اس کو اظہار خیال کا وسیلہ بنائیں۔
 کہا جاتا ہے کہ جب مرزا مظہر نے اردو میں شعر کہنے کی ابتدا کی تو ان کے مریدوں نے ان کو
 منع کیا کہ یہ ان کی شخصیت سے دور مرتبہ تھی۔ اسی سبب سے مرزا مظہر نے ان کے شاگرد
 خان آندواد اور ان کے دامن علم سے وابستہ فاضلہ دوست صاحب طباطبائی علی مزاج نے
 ایہام گوئی کی مخالفت کی۔ اور چونکہ شاہ عبدالغفور گشتی کے شخص کے بعد دلی کے یہاں شری
 محمد پر یہ روشنی موجود تھی۔ اسی لیے صاحب زبان کے لیے راستہ ہمارا ہو گیا۔

اصلاح زبان میں دلی کا حصہ | دلی نے غزل کی زبان کو جب مناسب خارجی ترکیب
 پہنچا اور آہنگ کے ساتھ آہستہ کر کے اپنے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا تو دکنی خطاب بھی
 اور عورتوں کا اظہارِ عشق کرنے والا اغاز ہو گیا اور اس میں زندگی کے ہر رنگ کے تجربات کی ادائیگی
 کی اہمیت پیدا ہو گئی۔ دلی کے شعراء کے سلسلے میں مسٹر ہگاری نے نئی فہم کی بنی۔ پہلی وہ
 جس میں خالص دکنی یا گجراتی کے اقوال نمایاں ہیں۔ دوسری وہ جو مغربی تھانہ بنی۔ اس
 وقت کی زبان میں سکتی ہے چاند تیسری وہ جو اس وقت کی نہیں آج کی زبان معلوم ہوتی ہے۔
 مثلاً

دلخیز شوق ساری بھی ۛ استو ہے سحر ساری کا
 توں سرسوں قدم ملک جھک میں ۛ گویا ہے قصیدہ انوری کا

عہدِ مغلطہ دلی کا دبستان شاعری از ڈاکٹر محمد الحسن انجمی ص ۴۱

۔ تراقد مہر جہت دیوان خوبی ہے : تری یو بیت ہر دہر دستا ہے ہاکی کا
 ۔ تجھ لہ کا صحت لعل بد خشاں سوں کہوں گا

جادو ہیں ترے نین خزاں سوں کہوں گا
 دی حق نے تجھے بارش ہی حسن شکر کی

جاکشور ابراں میں سلیاں سوں کہوں گا
 ۔ کتاب کی کیر مکھن تیرا صفا دے : تیرے ہر د کے دھوے سے اس کا بتا دے
 ۔ تیرے لہ کی بجا ہر د کو زخماں دے : خلی عزیز تیرے پر ہاں آسکھ ڈا دے

۔ دیکھنا ہر کج تھہر دے : ہے مٹا لہو مطیع انوار کا
 ۔ معنی کے جو میں ہے بل سے : جہ گدہ کے دیکھے بھی خیل ہکا

۔ کہ لہ الی نظریہ بند میں لب لعل : رنگ یا فوسٹ چاہے خط پر جان میں آ
 ۔ چٹرباب ہنسا جگ میں کید ہے حاصل : پس من ترے چاہ زخماں میں آ

اسی طرح سے بڑی اندازہ ہو جاتا ہے کہ غزل کی ترکیب، علموں اور استعدادوں کا استعمال
 ہے اور شعور، ہیئت اور اسلوب ہر اعتبار سے اردو غزل فارسی کے ہم رتبہ ہوتی جا رہی تھی۔ دکنی اردو
 غزل کے سی پے باوا آدم نہیں کہ ان سے پہلے کوئی غزل گو یا صاحب دیوان شاعر نہیں تھا بلکہ اس
 لیے ہی کہ دکنی نے اردو غزل کو جو ایک خوبصورت رنگ، ایک دلنشیں، ایک ہر ایک دلکش
 لب و لہجہ بخشا وہی اردو غزل کی پہچان بن گئی۔ بلکہ اردو میں اس رنگ و روپ کے ساتھ جب نیا
 کا دیوان دلی پہنچا تو صرف دلی کی فکر اس انداز اور لب و لہجے کی دھوم مچ گئی۔

دکنی نے صرف غزل کی زین میں اپنا بیج بکھار دیا کے متعدد شاعر کا ترجمہ اردو میں کیا اور
 بہت سی غزلیں لکھیں اور محاوروں کو اردو کے قالب میں ڈھال کر زبانی کو زیادہ صاف اور
 شستہ کیا۔ اس سلسلے میں چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

امیر خسرو کی مشہور غزل کا مطلع ہے۔

جہاں زخم بردی و درد جاتی رنوز + صدا دادی و در سانی ہنوز
وہی کہتے ہیں

تو ہے رشک ماہ کنعانی رنوز + جہ کہ ہے خوں میں سلاطین ہنوز
نظری کا مطلع ہے۔

م غوش است اور بکدل مرعہ کز کف + سہی ہفت گشت، مگر دراز کردی
اس زمین میں وہی کا مطلع ہے۔

ہے باز میں صم کا زلف دراز کنا + نقش کا مشتاق پر دروازہ باز کرنا
نظری کا شعر ہے۔

ز جہاں گرفتہ جا سپاہی جانی شیر + کہ توں تراو جاں راز ہم منہ کردی
وہی کہتے ہیں کہ۔

یسا ہے اگر تیرا خیال جیو میں + مشکل ہے جیو میں تجھ کو بے بند کنا
میر خسرو کے اس شعر کو کہ

امیر بالین میں بر خیز لے ناں اے لب + صدمہ عشق ماہ و مجر دیل نہست
وہی نے اس طرح پیش کیا کہ

مجھ درد پر روانہ کر دتم حکیم کا + میں وصل نہیں علاج مجھ کے سیر کا
خواجہ سعد کا شعر ہے۔ یہ آپ دنگ وصال و صبر حاجت دے نہیا ما
وہی نے اس کو یوں لپھایا کہ۔ یاس خوب کی حاجت ہیں مجھ کے سوا سے کو
نظری کا شعر ہے

تحقیق عالی باز گہ میں توں شود + مجھے خیال خویش بسا نوشتہ ام
وہی نے اس کو یوں بپای کیا۔

پتیم نے قدم پر کیا میری طرف آج + یہ نقش قدم منو بسا پاکسا پہلے

ط شعر الہند حصہ اول ص ۲۸-۲۹ طبع لکھنؤ اردو اکبر شریف علی مدنی ص ۱۰۰

اسی طرح انھوں نے قدسی محاوروں کے ترجمے بھی کیے۔ مثلاً

دل بستن	دل باختہ	دل بستن	دل باختہ
خوش آمدن	خوش آ	خوش آمدن	خوش آ
دم زدن	دم مارنا	دم زدن	دم مارنا
داسی گرمی	داسی پڑنا	داسی گرمی	داسی پڑنا
طیوہ رفتن	شیوہ لینا	طیوہ رفتن	شیوہ لینا
دوا کشی	دوا رکھنا	دوا کشی	دوا رکھنا
آب کون	آب کرنا	آب کون	آب کرنا
نذر کون	نذر کرنا	نذر کون	نذر کرنا
گرم شدن	گرم ہونا	گرم شدن	گرم ہونا
جلت ہون	جلت ہونا	جلت ہون	جلت ہونا
حب رفتن	حب لینا	حب رفتن	حب لینا
تھاں کروں	تھاں کرنا	تھاں کروں	تھاں کرنا
کریشی	کر بھینا	کریشی	کر بھینا
جا کر	جا کرنا	جا کر	جا کرنا
چشم رفتی	چشم رکھنا	چشم رفتی	چشم رکھنا
جنا کشیدن	جنا کھینا	جنا کشیدن	جنا کھینا
بتگ شدن	بتگ ہونا	بتگ شدن	بتگ ہونا

ڈاکٹر محمد سندھ علی مرحوم نے ایک مضمون "دلی کی ساری محاورے" سے
 قدسی محاوروں کے ترجمے، اور قدسی ترکیب کے استعمال کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً
 قول دادن = قول دینا، بجا ماندن = بجا مانا، گوئی کردن = گوئی کرنا
 بسننا سننا، تیج مٹاننا تیج مٹانا، طر رفتن = طر لینا وغیرہ۔ عہ قدسی ترکیب مثلاً

سامان طرازے تیار، مہر فرمان و قاعدی، قدرت بدستہم، حصار خاموشی، یوسف کنگلی ط
 شمع دم اہل سنی، دھک بڑوں کی دھیر، اس کے عہد بھی بہت سی ظری ترکیبان
 کے کام میں من جائیں گی۔ شہزاد کب حور کو در، سکوت بے معنی، جہن بخلی بیلہ، دو چراغ
 بزم حس، ہمدردی سے منہا، گوہر کھن جیا، آئینہ مصافی نما، نقش مراد آئینہ، پریشانی
 درخش، آتش سہار، دماغ حاشی، دید و بیدار، بہر پرور، چراغ گل، سوخ ہستم، برگ بخت
 بسے، صحت محبت، اہم و بی، چہرہ۔ طری کے اس، اختلاس نے دلی کے کام کو چار چاند
 لگا دیے، اس سے ان کے دست علم کا مکی، سارہ ہو جاتا ہے۔ ظفر عبداللہ صدیقی مرحوم
 نے صحیح کہا ہے کہ۔ دلی نہ شہر، ظلال کے جواں میں جا کا ایسا مقام تھے جہاں سے یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے اہل علم میں سے تھا۔ دلی نظم و نثر کے سحر کار ہی اس
 کے مطالعے میں نہ رہے تھے مگر علوم پر بھی، سی کی غور تھی۔ کام کے صواب دھما کو کڑی
 جاتا تھا، اور یہ بھی سمجھتا تھا کہ انکسوں کے دل سے بہر بہرے شری کیوں کر جہاں پڑ جاتی ہے
 ظری سے استطاعت کے ذریعہ دیکھو کہ شہر، جس کے واسی کو سو سال کرنے کا
 حل صرف دلی تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ متعدد یوں جدی کی ہیہم گونی کے خاص شعرا
 نصیب شیراز، سہروردی، سوز و غیرہ نے اس کو بوجہ جاری رکھا۔ ان کے بعد کے زمانے میں
 بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ جہاں تک کہ۔ ان کی چاں بھگ، نواں خراں، عہد قواعد و موا
 کے نزدیک اس کا بک معیار سوز کرنے کی کوشش کی گئی، اس سلسلے میں حاتم ہے شاعر
 جس مضمون نے سوانہ چہ نظموں کو ترک کر دیا۔ عہد نظموں کے کھٹکے کھسکا شاید۔ اس کی
 غلطیاں دست کیوں۔ اس کے ساتھ اس کے تغیر کرنے پر بندی لگائی، ان کی کوشش
 نے اختلاس کے ساتھ ساتھ ترک و اختیار کی بھی رہا، مگر خوش کی۔

ط ملاحظہ ہو دلی کی زبان، نثر و فکر عہد سے عہد تھی، شہر و سارہ مصطفیٰ احوالی ۱۳۳۵

اصلاح زبان کی باقاعدہ کوشش

شاہ ظہور الدین حاتم | اس کے سلسلے میں حاتم کا نام تیسرے بیاجن ہے۔ اس نے کدو
چیلے مصلح زبان ہیں۔ انھوں نے تشکیل زبان کے مختلف مرحلوں میں نمایاں حصہ لیا ہے۔
گوئی کے شاعر ہونے کے باوجود اس کی تعلیم میں بھی پیش قدمی رہی ہے۔ زیادہ عمر پانے کے
سبب زبان کی ترش فراش کے مختلف مرحلوں میں دوسروں کے ساتھ رہے اور اپنے دلچسپ
کاغذی سے انتخاب کر کے منہ خدا کو نغمہ کر دیا جن میں قدامت یا ریت کی پوٹھی۔ کمال
وفاقی لکھا ہے کہ "آخری دور سے قبل حاتم اپنے دیوان زادہ، کے دیباچے میں جملوں
نے شاعرانہ میں مرتب کیا کہتے ہیں۔ میں نے کمر ہنگے بے زبان اختیار کی ہے جو
ہندوستان کے تمام صوبوں میں مستعمل ہے۔ ایسی ہندی میں کو بجا کا بھی کہنے ہی پر
عوام اس کو سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ غرض میں بھی مقبول ہے۔" ان کا کلام حسن
پاشی نے بھی کہا ہے کہ "اصلاح زبان کے خیال کرنے والوں میں پہلے مرزا حاتم کو
نعمت آبادیہ، میں علامہ غلام لکھتے ہیں کہ "شاعرانہ حاتم نے آخری زمانے میں، دور
کی ہستی کی طرف بھی متوجہ ہوئے تھے اور ہیت سے ہر ماں میں ہر نصیب ان کا ترک کر دیا
تھے۔ بہت تین مہذب برگ اور خیرائے طبع نام میں مرزا نے تھے "مگر مرزا فرح تھا
معات بہر خاں دکن، محمد ان کا اور کمال سنگھ قاسمی کے شاگردوں میں سے تھے۔
نے سلسلہ مصلح زبان کے خاتم نے دیوان زادہ کا رتبہ کمال دیا ہے جو پیشہ منہ
نے عبادت گاہوں میں اس کے حال کو جاننا خود کمال ہے کہ "زبان ہندی میں کمال حاصل کر کے
پتہ دانی کا ہستی ناموں میں ۵۵۱ کے لحاظ سے ۵۵۲

۱۴۴

وہ حروف و حروف متحرکین مگر بائیں ہونے والی کر دیں بالفاظ کہ علم انہیں وہ محاورہ
 طرند۔ بندہ دیں اس پر یہ مطابقت چھوڑ گئے دست چھوڑ دینا اور پرہیز و احتیاط
 از قبیل ہاشد دایم تاحہ و آتا کے شرح وہ۔ غنم کر لفظ غیر فصیح انشاء اللہ نہ ولہ ہو رہا
 حضرت نے اپنے معاصرین سے آگے بڑھ کر زبان کے حسن و صورتی مابست
 کاسب سے پہلے احساس کیا اور بعض صورتوں میں مناسب اصلاحیں تو یہ کہیں۔ مگر جب
 حاتم کی اصلاحات مکمل ہو چکی اور پورے طرز پرستہ و فہم نہیں تھیں مگر یہی کہا کہ تھا
 کہ انھوں نے غنم کی تخلص مرتب کی۔ یہ سہا نہیں بلکہ ان پر پہلے خود عمل کیا اور اپنے بڑوں
 کا انقلاب مرتب کیا اور وہ مشاعرہ ہی کر دیے جن میں حسن کے اصولوں کے مطابق کوئی
 مستقیم تھا اور الفاظ کا اس سے طرز استعمال کیا جس طرح سے تو یہ کیا۔ مثلاً یہ کہ شاہ آہ و
 بغیرہ کے یہاں میں اس کے توانی حار تھے حاتم نے ان کی اصلاح کی جو آج تک تمام
 ہے۔ حاتم نے بہت سے الفاظ و جملے میں متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر دیئے کو مانگا
 قرار دیا۔ فصیح، بیگانہ اور دیبا۔ کہ صحیح کہا اور جسی، مکی، بگنا اور دوانہ کو خط قرار دیا
 قابیوں میں سے اور اس کے قابیوں کو خط قرار دیا۔ البتہ ہائے ہوز کے لفظوں کو الحف
 میں بدلنا خط نہیں سمجھا۔ عربی طرز کے لفظوں اور قبیل اور ہندی اور دکنی کے فصیح
 اور ناگوار لفظوں کو حذف کر کے عربی کے ہوزوں و مناسب اور غول آہنگ لفظوں کو رواج
 دے کر ان کی کوشش کی۔ انھوں نے چھوڑا اور محکو کی جگہ تھہ کو اور کتس کی جگہ کے پے اور کے
 واسطے تجویز کیا اور حر، کیدھر، کستی، بال، دواں اور یہ کو باقی لفظ سمجھا اور بہت سے
 ہندی الفاظ مثلاً نیں، جگ، اور ت وغیرہ مناسب کہہ کر ان کا استعمال موقوف کر دیا۔
 یہ ہلک بات ہے کہ ان میں سے بہت سی تجویزوں پر بعد کے لوگ بھی حاسی صحت تک
 عمل نہ کر سکے۔ مگر یہی کیا کہ تھا کہ حاتم نے صوتی آہنگ و جہتی بندہ کو نیکہ میں دیکھ
 کہ بعض لفظوں کی کر بہت اور بعض کے صحیح لفظ کی طرف اشارہ کیا۔

مذکورہ اور دیگر خصوصیات و نکات کثیر راجع طرز قریبی اصول و ضابطہ مستعمل و درجہ اول و ثانی
 محمد گزدر، نورانی، ص ۱۰۱ - ۱۰۲

یہ دیکھ کر دل میں آئے کہ کوشش کی وہ ان کا لشکر میں سے کے سلسلے کا اہم حصہ ہے۔
شہن کے یہاں اس طرح کی ترکیبیں بھرپور محقق، ترک، ہم دوستی، جرم بعض عائق
عمر جو... پردہ تھا، پردہ چشم حجاب، شمشیر خوشی، تختہ مطلق طیبی، البجوتہ زور
مزاج، نرم عشق، اثر بخش صفروں، اشرف سوز عشق، مثال طائر تصویر، حلقہ چشم غزال
سادہ سبب دل و غیرہ۔ اس کے علاوہ انھوں نے یورپی کوشش کی گزبان میں سادگی
معدنی تر، سنی اور سنی کی موجود ہے۔ اس لحاظ سے ان کے یہاں خود دل کے متا ہے
یہ سادہ مگر گل ہے۔ ان کے یہاں جس عشق کے معاصرت کے ساتھ ساتھ در دست
نفس کا اظہار بھی سادہ اور موثر ہے۔ سادگی کی ترتیب کے پہلو ہے چہ لہو دیکھیے ختم
لی، جنوں کی وحدت کا لفظ پہلے گا اور ان کے یہاں شعری میں کے لفظ کا رخ بھی سامنے آجے

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور جس سے جب جہد و جدوجہد ہو جائے۔ وہی حرف متعارف جہد میں اس میں اور بدلے گا۔
خواص اور عوام دونوں کے لیے ضروری گروی گئی اور ہے چارے شاء حاتم کی بہت اوس کے
معاذہ قلم سے نکل کر دیوان زاہد ملک محمد علی خط

حمیر و حمیرا (تیسرا نمبر) کے شعری مرتبے اور ان کی عظمت کو بیان کرنا یہاں مقصود نہیں۔ لیکن
ان کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انھوں نے نہ صرف جہد و جدوجہد کے بہت سے لفظوں کو
تراش کر محکمہ کر بیکہ سے شہر فہرسی ترکیبوں اور محاوروں کے توجہ اردو میں شامل کر لیا اور
'بیت' سے فارسی شعروں کو اردو کا لباس پہنا کر انھیں اس طرح پیش کیا کہ وہ ترجمہ ہی نہیں معلوم
ہوتے۔ ان کی ان کوششوں سے اردو ادب میں وسعت، اظہار میں قدرت اور شعور میں
صباوت اور تازگی پیدا ہو گئی۔ انھوں نے لفظوں کے دامن سے فراست و رنگی کا ناع دھو
کر نیا سیرس چھایا اور اردو کے لفظی ذخیرے میں نہ کہ کچھ نئے صاف ستھرے حال کا اضافہ
کیا۔ ایک طرح سے یہ لفظوں کے اپنے سفر کی بھی دہشتی ہے۔ مگر یہ اصطلاح شدہ لفظوں پر
ان کے جہد میں بھی گہرائی سے عمل نہ ہو سکا۔ اسی لیے کہ یہ بزرگ اپنے شعور و محاسن کو پیش کرنے
کے سلسلے میں جو اصطلاحیں مناسب سمجھتا استعمال کرتے۔ مگر اصطلاح شدہ لفظوں
کے بھی استعمال سے اس دھماکا کا اندازہ ہوتا ہے جو ترقی زبان کے لیے ذہنوں میں پرکھیں
پاتہ رہتا ہے۔ درج ذیل فہرست میں شامل الفاظ ترکیب جملہ جملہ شعرا، شاعرانہ اور لکھنؤ
کا دبستان شاعری کی بگ نہایت ہیں جو ایک دوسرے سے اخلاقی شہادت کی، چھی
شائیں ہیں۔ انہی میں سے کچھ لفظ متعارف ہیں بھی لکھے جاتے ہیں۔

صلہ وقت دلی، تبدیلی تیر و مرزا، صلف وقت دلی، تبدیلی تیر و مرزا

کڑھی	کبھی	جھلی	بھلی
کڑھیں	کبھی	چوہ پیا	معلوق
اکھیاں	انکھیں	نہی	فرح
کدومت	کومت، کر	خرگن، سامی	معلوق

ضخامت دل ،	تبدیلی میر و مرزا ،	معدومت و فدا ،	ہدیہ و ہوش
بنا	بتا	تھوں	چھڑوں
لول	قل	حنا	تھاری
س	دل	چھٹا	جھوتا
کال	محبت	نیچا	چشم
سکھیں ہوں	ہے	جھوں ہاگے	جھوں کے آگے
پ	ای	تاثر کیا	تاثر کی
حصہ	جھک	جو	جھے
تیں	کو	جن	جس نے
تا	خوبی	جا	جگر
بچن	ہے	دلرو	دعا
تا	د	کسی	پاس
نے	می	سند	دنیا
برا	عقل	پنجم	عشق
جینر	اندا میا	پھر دکھائی	پکڑی کی چوٹی
کوشش	نیت دیدار	پگ	پگڑی
دجا	دکھنا	جگ	دنیا
سویں	محسوس	گگ	نیک
اتھا	تھا	تا	بلیہ
نہ	نہ	اس	گوشت
بات	پرست	دستا	ملند
ہو	پھر کر	فسدن	پیشہ
دکا	دیکھا	دس	چھوٹا ذہنیت

لفظ وقت دلی ، تبدیلی تیر درزا ، لفظ وقت دلی ، تبدیلی تیر درزا
جاری کیا ہے جاری کیا ہے جاری کیا ہے جاری کیا ہے

وقد

[illegible]

وہ اس دل کی تھ آہ سے کبٹھار رہا ہے ۔ یہی کوہِ مروت ہے جس کے صدر پہ
افس کو یہ غانت ہے کہ سوئے صحرائے ۔ وہ زلفِ سپید ہی اگر ہر پہ آئے
یہ ملکِ بدلتا نہ اچھوٹتی جو کہ کوئی ۔ نکل کر لہو بند سے صفِ محترم پہ آئے

۱۔ ساتی جن میں چھوڑ دینے کو کہہ کر چلا + پیاز میری عمر کا ظالم تو بھر چلا
کیا اس میں جن میں ان کے لئے جانے لگائی + دامن تو میرے سلسلے میں جا کر چلا
نکلنا ہے ہے چلائے حکم نہ لوں دینیہ + قصہ ہے ہم دم دلا ہے ہی نا ابر چلا

و جب نام نہ لے کر بھیجے تب چشم پر ٹوٹے ۔ اس طرح سے جیسے کوکباں سے جبروت
کھینچے ہی تھے سبھک کی جھٹکریاں ۔ اگلے ترسہ خسار کے گرد لگتا ہے

و ہوشیاری و لہو کی بکری سے سبز کرنا ۔ کوئی ملک سے بیکس دی ہو کرنا
کوئی کشتیوں کی کرب غل کی حیثیت ۔ انہیں نہ کوئی رہا نہیں ہی خیر کرنا
اسی طرح سو پہچنا طرح کرنا، حرف جو با، سرور دیونا، تھنا کر ساز کرنا، غیب کیجی، روح کرنا
سودی کرنا، حو کرنا، نیند کرنا، گردنا، تکلیف کرنا، ہونے کھانا، غزوہ کرنا، چشم سے ہونے کی
مانا تھہراں، کھا، گردن ہل سے باریکہ کرنا، منہ سے جودھ کی بو آنا، ایک نگاہ کو بھی
دفا کرنا، ترنا، ترسہ ہوا، حیف، وغیرہ معاصرہ و فخرے بھی بڑا حسرت فدی سے
ترجہ بیکرار، وہی مستقل ہونے کے۔

عربی و فارسی اصطلاح سے مرکبات بنا کر دو میں داخل کیے گئے، مثلاً ز و منی، ج و راج
محوری، پیر و منی، ربانیا، سفیر، آتش زیریا، منے آتش و یہ، کشتی ج و راج، دی کے
گرد و جینا، دست بیو، سوید بان، سرور آزاد، تہذیب، محاکا، غارتاواں
موج جبر و ہر، حلقہ و دگر، ہنگر گر، حرف زیری، دل و خواراں، پناہ، سر بیجیب، تلک
صحر، وحشت، جہاں کشیدہ، خاند برانداز، جن، طوفان، کشش، ساحل و سحر، جہ
ملکت، صاب، جو، ندی، لا، تر، ام، نوم و کس، مالا، محل، خجالت، سدہ، ہمت، خرمی، سدہ، جو
نوم، ہمت، دل، قافلہ، مانی، کوٹلی، شک، حمت، کچھ، کوی، جگر، راج، حرف، مانی
سر، کشیدہ، سجاد، آفت، دل، عاشقان، عظم، عالم، حرم، پیش، کشش، مادہ، خود، کام، مستی
انحوال، جلا، صفا، آفر، لامر، فی، الفہ، مار، القراع، ہم، پلانی، بے، نجا، صفا، مانی، ہمت
کن، حاکم، سدہ، دہیز، مدبر، صفا، حمت، آفت، ز و منی، دل، گری، ایام، شاف، تر، پر، یہ
دنیا، یا، نجات، یک، جہاں، بے، کسی، دنیائی، دست، ز و منی، ستوں، دو، من، کشیدہ،
حلقہ، دگر، برق، ز و منی، حلق، بریہ، آفت، کشیدہ، ز و منی، گری، یا، مدیہ، جہاں، جکبہ
ناقابلت، ہم، جہاں، دجہاں، حلق، دگر۔

ان کے حصول ایسے محنت نہیں تھے کہ ان کی وجہ سے روحانی کا خون جو ان کی آزادیِ افہام
 کی صورتیں بہت تھیں۔ مثلاً ① زبانی کا جھڑپ یا جو خالص ہندی میں اور کہیں کا اثر قائم
 ② ہندی یا فارسی لفظ کو بعض اوقات تخفیف سے بلند صا ③ لفظ کے حروف کو بڑھا دینا
 یا اس کو متحرک اور متحرک کو ساکن صفت کو متحرک صفت کر دینا ④ عربی، ہندی یا فارسی
 لفظ کو بعض اوقات بگاڑ کر جیسا کہ درون پورا ہو جاتا ہے۔ ⑤ ثقیل اور غیر ثقیل لفظ
 سب کو یکساں فرق نہ صلا ⑥ اس صلا کو ترک کرنا اس کو پھر ضرورت کے وقت استعمال کر
 لینا ⑦ محلات کی غنمی سے پانہ کی ذکر کیا۔ مگر یہ حال اصطلاحِ زبان کے لحاظ سے یہ
 کہا جاسکتا ہے کہ ہندی زبان میں یہ محلات کے شاعرانہ اور ہندی کے شاعرانہ
 سے ترک و احتیاط کے سلسلے میں غنمی کی۔ اور اس کے لیے مستحق شاعر کی کے ادا سے
 کو استعمال کیا۔ تو یہ فرقہ کے متعدد مع کے اور صلا سے ہوئے۔ الیٰ ربان، مرکب زبان
 اور لسانیوں کا مسئلہ بھی، پرکھ آیا۔ مگر یہ کہ اس سے اردو زبان کو حاصل فائدہ پہنچا۔
 اس سے انکار بھی کیا جاسکتا۔ جب تک کہ غنمی میں بھی کوئی ایک لفظوں میں نہدی اور متعدد
 لفظوں، خصوصاً سنگریزی لفظوں کا اضافہ ہوا۔ ان کے بعد ایک لفظ میں زبان اور
 ترک و احتیاط کے متعدد دفع لفظوں کی نشاندہی کی۔ مگر اس سلسلے جو نہرت، نتیجہ کو ملی وہ
 ان کے شاعرانہ کو بھی نہیں ملی۔ حالانکہ زبان کے سلسلے میں جو کہ بھی صلا کی کوششیں
 ہوتی وہ ان کے شاعرانہ ہی کی تھیں۔

علامہ کی کتاب "تاریخ ادبیات ہندی" میں ص ۱۰۰ پر لکھتے ہیں کہ "ہندی کے شاعرانہ میں ایک لفظ ہے۔

علامہ شواہد عبد السلام ندوی، جلد اول، ۱۹۶۰ء، ص ۲۰۰

تاسخ اور اصلاح زبان

شیخ امیر بخش راجستھانی نے شجہ کو حرمِ بیگم کے منہ میں ڈال دیا اور کہا کہ اس کو
 اس کے راجہ کے لئے لے کر جاؤ۔ شجہ نے کہا کہ میں اس کو لے کر جاؤں گا۔
 یہ سن کر بیگم نے کہا کہ میں اس کو لے کر جاؤں گا۔
 غرض کہ اس کے بعد اس کا نام "سیدہ امیر" ہو گیا۔

چو کی۔۔ اعلیٰ محراب پر سید بن خورشیدی کے فلسفہ شمس امام غزالی سے خواجہ صاحب
نے تہ پیچہ ہر قدم پر شریعت میں گروں۔ ۵

[illegible]

یہ ہے جہاں سے وہ نکلتا ہے

کیرا پی میری دکان لے جائے۔

جو پتھر میں پیشانی پتھر کا

(دہلی)

نہایت ہے میری، وزیر اور میری دکان تاج میں ہے یہاں سے کیرا پی میری دکان کے کام
میں مشغول ہے ہیں۔ کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

(دہلی)

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

(دہلی)

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

(دہلی)

اسی طرح سو، وہ میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

یہی حال تھا کہ وہ میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔
تاج میں مشغول ہے ہیں۔ کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔
کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔ کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔
کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔ کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔
کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔ کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔
کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔ کیرا پی میری دکان کے کام میں مشغول ہے ہیں۔

کے ساتھ جس طرح کا کام سب میں بنا ہوا ہے۔ اسی ہے کہ مزاج کا وہ خوب کار آمد اسلوب ہے
 کے عہد اخیر میں مختار ہے۔ ہوا کی زمانے میں، شکت اور تندر و غیر ملک تر کاست سامنے آئی ہیں اور
 یہی اسیر و جھک کے زمانے میں سور کے کی صورت اختیار کر گئی ہیں جس کا اور وہ سور کے کاست کے ساتھ کھنڈ
 اور وہی کی سال پیش بھی کا رہی ہے۔ تاہم اس کے اصلاحات کی نسبت دیکھنا ہی ہے کہ ان کی
 نسبت میں شکت اور تندر و جھک کے ساتھ ہی کار کشتہ کی شکت غلبہ میں تھا تاہم کی شری شخصیت
 قاسم پر قاست میں اس کے ہی اصلاحات کا سہہ بنانے کے ساتھ ہی کوئی کوئی کرنے کے لئے ان کی
 نسبت آج کی ہون کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کے اصلاحات کے عہد میں کوئی کام
 کام نہیں کیا اس کا ثبوت اس سے بھی ملے کہ جن میں کوئی بھی اصلاحات کے ساتھ ہی ایک تیسرا
 خواص اصلاح ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں کاتب لکھنا جیسا تھا جیسا ہے جو اس نے
 کی کوئی تھا۔ اس میں ایک کہ کتبہ کی کام نہیں ہے۔ اور خاص کام ہی کر لیا ہے۔ مگر اس کے علاوہ
 کے قلم کا کتبہ کے ہی تہائی ہوا ہے۔ - کاتب کتبہ -

جناب آقا صاحب عنایت فرمائیے ہندو ام الطاف حکیم :

مہم قلم حاصل فرات کیا انصاف حاصل آقا صاحب شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 غلو و ملت و کی عکرم ہی میں سے۔ از سائنسہ کتبہ ہی ہے۔ تدریس ہندو ملت و ملت و ملت
 لفظ در انصاف کتبہ شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 مہم قلم حاصل فرات کیا انصاف حاصل آقا صاحب شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 غلو و ملت و کی عکرم ہی میں سے۔ از سائنسہ کتبہ ہی ہے۔ تدریس ہندو ملت و ملت و ملت

چونکہ ان شوقیہ شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 مہم قلم حاصل فرات کیا انصاف حاصل آقا صاحب شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 غلو و ملت و کی عکرم ہی میں سے۔ از سائنسہ کتبہ ہی ہے۔ تدریس ہندو ملت و ملت و ملت
 لفظ در انصاف کتبہ شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 مہم قلم حاصل فرات کیا انصاف حاصل آقا صاحب شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 غلو و ملت و کی عکرم ہی میں سے۔ از سائنسہ کتبہ ہی ہے۔ تدریس ہندو ملت و ملت و ملت

اس شخصیت کے لئے تو کتبہ شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 مہم قلم حاصل فرات کیا انصاف حاصل آقا صاحب شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 غلو و ملت و کی عکرم ہی میں سے۔ از سائنسہ کتبہ ہی ہے۔ تدریس ہندو ملت و ملت و ملت
 لفظ در انصاف کتبہ شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 مہم قلم حاصل فرات کیا انصاف حاصل آقا صاحب شک و شکور تشریح کتبہ شایہ انفراد
 غلو و ملت و کی عکرم ہی میں سے۔ از سائنسہ کتبہ ہی ہے۔ تدریس ہندو ملت و ملت و ملت

وہ جس قدر ہندو مت پر ایمان رکھتا ہے اور
وہ جو تین ماہ اور نصف روزے ہنسیں لگاتا

وہیں: غور مہ کے کس جگہ؟ | وہاں: بدگو یا سب سے میرے رخم نہاں کا

اس دستاویز کا ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ شوق نے فارسی کے دہلیز و دروازوں پر پیر توختہ میں جو ایک علمی بحث میں اس کی متعدد یا مختلف جہتیں غور کرتی ہیں، دستاویز میں اس کے شوق کے خفا کی خاطر وہ جہات کی بنا پر ہیست نہیں حضرت تھیں وہ نقل و شبہ و گویا پرانے کتبہ سے ہے۔ یہی سب کے کتبہ کی شوق سے ہوا ہے۔ وہ اپنا اثرات میں اس کی کھینچنے یا جانے میں کیسے سے جلی ہوئے ہیں اس انداز شوق سے ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی کھینچنے یا جانے میں کیسے سے جلی ہوئے ہیں اس انداز شوق سے ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی کھینچنے یا جانے میں کیسے سے جلی ہوئے ہیں اس انداز شوق سے ہوا ہے۔

آج کے نوجوان سارا ملک ترقی کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ سچ ہے۔ لیکن ان کے پاس علم و تجربہ نہیں ہے۔ ان کے پاس تو صرف ہمت ہے۔ ہمت تو ہر آدمی میں ہوتی ہے۔ لیکن ہمت کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

مجلس شورای اسلامی

روپہ سترہ سو ساڑھے دو + پانچ روپہ اسی

و دیں، اور ان سے ترسے، عہد میں کتبہ خذیب

۱۔ جند جہلک کے شیعہ نے جو شمس کے محلے

و روتے روتے ملک غور میں ہیں ا ایسی ہی تھی حالِ کھسار ۔

انبار، ایک بین الاقوامی فنونِ لطیفہ کی سطح پر برسرِ کار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بین الاقوامی فنونِ لطیفہ کی سطح پر برسرِ کار ہے۔

گھناٹا نہیں تھی اسی دن وہ نغمہ سنیتا رہے اور حیران رہے کہ یہ کونسا کلام ہے جس کا یہ ہے یہ نہیں لگا

ایں کہ وہ ہے جس نے خلق فرمایا ہے۔ - دوشنبہ ۱۰/۱۰/۱۳۸۵

نقارے ایسے ہی مسالہ و مسپید | کو اٹھا سے لکھو ہر ایک

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

ماضی کی فراوانی سے شایع ہو تو ان کی کو حقیقت میں مسافت کی فضا کی طرف یہ کلمہ تھیں۔
 اوروں کے شکر و شوق و محسوس کی محتاج رہتے تھے۔ شاد و غم پہ وہی مگر کشیدہ پہ میں اس جہاں کا
 انھیں کیا ہے کہ شاد و غم پہیہ نظر میں آتا اور اس پر دست کر گئے۔ کچھ ہوئی یہ غم پہیہ کے بعد کے جہاں کا
 یہ کلمہ شرف میں ان کی حسیں پہیہ میں نہ ہو کہ نہ حسیں نہ اس پہیہ کو غم پہیہ کا۔ جیتا ہو کہ یہی پہیہ

[illegible]

حکومت ہند	پاکستان	دہلی	سری لنکا
پتہ	پتہ	پتہ	پتہ
نور	نور	نور	نور
پس چراغ	پس چراغ	پس چراغ	پس چراغ
کسی	کسی	کسی	کسی
بیمش	بیمش	بیمش	بیمش
تبدیل وقت آٹا	تبدیل وقت آٹا	تبدیل وقت آٹا	تبدیل وقت آٹا
شیخ باگ	شیخ باگ	شیخ باگ	شیخ باگ
داس چٹا	داس چٹا	داس چٹا	داس چٹا
سہری کے رنگ	سہری کے رنگ	سہری کے رنگ	سہری کے رنگ
دے	دے	دے	دے
داغ ہوں	داغ ہوں	داغ ہوں	داغ ہوں
میرے ہونے لگے	میرے ہونے لگے	میرے ہونے لگے	میرے ہونے لگے
کوئی	کوئی	کوئی	کوئی
دہلے پانا	دہلے پانا	دہلے پانا	دہلے پانا
دودھ	دودھ	دودھ	دودھ
شیبہ دینا	شیبہ دینا	شیبہ دینا	شیبہ دینا
ہم خواب دیکھ	ہم خواب دیکھ	ہم خواب دیکھ	ہم خواب دیکھ
پنا	پنا	پنا	پنا
لوہ	لوہ	لوہ	لوہ
کیوں کر	کیوں کر	کیوں کر	کیوں کر
ہستار	ہستار	ہستار	ہستار
دھت تک	دھت تک	دھت تک	دھت تک
پکاروں	پکاروں	پکاروں	پکاروں

[illegible]

جی ہنسے	زنجیر	تسپر	ہوسپر
دوب	عرف	دو لٹاں	دوس
یہا	سے	دیا جو	جھوٹا
دیکھ	دیکھ کر	کسی پر	کتنے ہیں
رہے ہے	رہتے ہے	اسی خط	اسی طرح
تپ بن	پتھپتھ	پتھ	پتھ
یرو	پر	ست	نہ
تجربہ	تجربہ	کدیا	پتھ
کڑھ	بڑھ	پتھ	پتھ
سط	سط	سیرک	سیرک
تھی	سبھی	سبھی	سبھی
وہ	دیکھ	تھکے	پتھ
آؤ	آؤ	کس	کس
زرد	زرد	روشن	روشن
لے لیا گے	لے لیا گے	بہاں ہے	بہاں ہے
بچہ پاس	بچہ پاس	بچہ پاس	بچہ پاس
جوں	شکل	سہاں	صاحب
کھل	نڈا	گنا	گنا
چھوڑ	چھوڑ کر	کس طرح	کس طرح
کتنے	کس نے	کس نے	کس نے
میں تھا رہا ہے	میں تھا رہا ہے	میں تھا رہا ہے	میں تھا رہا ہے
دلوں میں ہر قسم	دلوں میں ہر قسم	دلوں میں ہر قسم	دلوں میں ہر قسم
محسوس نہ کر کے	محسوس نہ کر کے	محسوس نہ کر کے	محسوس نہ کر کے

دلوں کے	دن	میں	میں نے
موت گیس کے	گیس کی طرح	اسے	وہ
مگر	شہر	مگر	وہ
پچھلے	پچھلے	تو	گیا بچہ
نت	ہیش	پھوڑا لب من	لب سے عاجز
موت	مگر، لیکن	موتے کا تھا	تو کو تھا
پھر سے	پھر سے	کیے کو	کس کو، کیونکر
لوگوں	وقت ہوں	عد	خیر
بسیار	بسیار		
کار، وقت میں	تو، وقت میں	کار، وقت میں	تو، وقت میں
دم بہ دم	دسم	پہلے	پہلے
لیک	لیک	نہ	ہیش
میں	میں سے	تو	ہیش
کیونکر	کیونکر	دل کو سحر کیا	موت کو سحر کیا
ہر دم کے	ہر دم کے	دلا	چراغ
زنجیریں، سونپ	زنجیریں، سونپ	پھر پھر	پھر پھر
لوگوں	لوگوں	سہا	صاحب
نیا	نویا	نویا	سنگ
بیوں	شکل، مانند	ساز	خود گواہ
دل ہے	دل ہے	شکل چنگ	پتنگ کے ش
نہیں معلوم کہ پر	نہیں معلوم کہ پر	پہنچا سوری	پہنچا سوری
کب	نہ	نہ	نہ

ہاں کے	پہلے کے	بھون کا	میں دو گوں کا
تیرے ہی	پہلے تیرے	جہنگ ہے	جہر کے ایکسٹ
فلا	طرت	سخت	شیریں و غزاد
میں اوصیک	میں عروج کا	شیریں ہزار ہا	شیریں و غزاد
کس کس طرف	کس کس طرف	کے ہست کے خاطر کو	کے ہست کے خاطر
کیا باغوں	کیا عانیں	تیرے تیش	لجھو
تھکوا	تیرے کوا	پہنچانے	پہنچانے
پتنگ	پتنگ پرواز	یک خدیں مشغوبہ	یک خدیں مشغوبہ
جھوٹے جھوکا	جھوٹوں کی کہا	کڑی	کے ہے
سونپ کر کا	ڈال کر کئے خفس	بھج	بھج
خفس میں	میں	رہ بھگنی	رہ بھگنی
روا	رواج	گندی	گندی
طوف	طوفری	جگ	نہ
تاکسیر	تاکسیر		
کار و راقہ تراشی	نہر میں جھٹکا	کار و راقہ تراشی	نہر میں جھٹکا
نت	نہ	چشم	چشمداشت
سے ہے	سہما ہے	دیج	دیج
کچھ	کس دریا	چندری	چندری
کچھ	کچھ	لو	لو
دیج	دیج کر	کڑے بیکھا ہے	کڑے بیکھا ہے
خدا	طرح	کا	کا
میں	مطل	سیٹ	ساتھ

<p>کوہ پسیہ</p> <p>گوں گا دی</p> <p>عاقبت</p>	<p>کوہ پھاریا</p> <p>عزت گادی</p> <p>ترو کوہ آخر</p>	<p>گھٹا میں چاٹا</p> <p>کے ہے</p> <p>سودھاں میں</p>	<p>گھٹا میں چاٹا</p> <p>معلوم ہوتا ہے</p> <p>جو خواہوں میں</p>
---	--	---	--

سیح امداد علی بھر

سیح کے سورٹ کر کے قواعد پنجہ اور علم و مرض کے ماہر تھے۔ بھر کا دیوی یا منی البور
 نے کی محنت سے شکار یہ ہیں رتبہ بچتا تھا۔ مگر اس کے چھپنے کی تربت حشر میں آئی غائب
 قہر لعل شرت نے آب بتائیں گئے کہ جب وہیں چھپ چکا تھا تو ایک منٹ کی تحفیت میں مشو
 جھنڈے مردہ گئے اس کو قیام کیا یا تمام رنگا۔ کتا بہ خانہ نامی چور کی بدست منظرہ جس کے بعد
 کے دور میں حنفیہ قریب میں صاحب نے اس کتاب کا علم ہونے کے بعد اسے فاطمہ کی مدد سے
 میں پائی تہ نیاں ہو۔ قواعد کے آخر میں اسے طوط کر کے شال پطیر لیا ہاں دراصل چشتی
 سید حضرت علی قریب میں لکھا ہے کہ وہ اس سے مشتق ہے۔ قریب شریعہ کی اس کتاب کو
 ہیں۔ سید اہلسنت کی بزرگوار ہاں حنفیہ اور دوسری شخصیت ہر چہ قریب ہندی لکھتی ہو دوسری
 لکھتی ہاں قریب و قریب قریب اسے چھپا دیا۔

اس میں مصنف نے سید احمد رضا دہلوی کے تصادم دوسرے مخالف مصنفوں کو لکھا ہے۔
 اس کے قریب کتاں ایک مصنفوں کے بلکہ اس کے اس کتاب کو پتہ چتا ہے۔ ہاں اس وقت قریب
 میں دروغ اور مستند تھا۔ اچھے صاحب جنس احمد کے قریب قریبوں نے اپنی کتاب سے قریب قریب
 قریب مصنف سچا سوچا ہے۔ قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب
 پرتا دوسرے قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب
 بھی تھا۔ مستند اور دہلوی کے قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب
 سے ہیں قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب
 میں آئیں قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب
 ہاں قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب

لی بھر اس طرح قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب
 قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب

نادر اور ان کی انجمن معیشت

مشکلات حوزہ کیر و کاشت کے پیشوں میں سے زیادہ خطرناک اور کرب آمیز ہیں۔ نادر
نے یہاں تک توجہ دینی چاہی کہ ان کے لیے جو مسائل پیش آتے ہیں ان کے لیے وہ بھی
مستعد رہے۔ ان کے لیے وہ سب سے پہلے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
• نادر کے لیے یہاں تک کہ ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
جس وقت ان کی انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔

• ان کی انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔

• ان کی انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔
انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔

• ان کی انجمن معیشت بنی تو ان کے لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔

میر عشق اور اصلاح زمان

یہ سید گلاب زعفرانی کے صاحبزادے تھے۔ عشق کے چاند بھائی اور تھے اور ہمدون شاعر تھے۔
عشق نے عشق اختیار کیا تھا، وہاں میں عشق اور عشق نے زیادہ نام پڑا۔ یہ وہ صاحب کا عقیدہ
عشق ہے جسے تھے۔ یہ وہ عشق تھا کہ شکر دتے تھے۔ عشق نے بھی انسانی کی کسبت رکھتا ہے۔
تو یہاں عشق مستور میں رہی ہے۔ محکمات بعد از کمالی عشق نے عشق پر اور یہ عشق
دیکھا دیکھتے تھے۔ وہ عشق نے بہت سے تھے۔ خیریات بھی بہت تھیں۔ یہ عشق وہاں کوئی
وہ عشق کوئی سے پیدا ہوئی تھی۔ عشق میں وہ فاضل ہوئی۔ یہ عشق میر عشق کے دیکھتے تھے۔
یہ عشق مستور میں رہی وہ عشق لکھتے ہیں۔

عشق کا یہ ایک عزیز تھا کہ انھوں نے پندار سے محبت بنایا تھا۔ اپنے کام میں شاعرانہ
کام سے زیادہ قرا لکھ پندار پر تھا۔ تھے عشق کی عشق میں بڑھتی تھی تھی تھی ہی
پاس میں بڑھتے جاتے تھے بہت سے عشق جو پندار سے شاعرانہ کے یہاں عشق تھے
انھوں میں سے ایک قرا لکھتے۔ وہ عشق نے عشق کی عشق اور عشق کی عشق کا
عشق میں عشق کی عشق لکھتے تھے۔ عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق
کہ عشق میں تھے۔ عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق
انھوں پر وہ عشق کوئی عزیز پر عشق لکھتے تھے۔

عشق لکھتا تھا کہ

ہذا ترا کام بہت سب سے ہی : زیبا سے تو میر تھے عشق کی عشق
ہاں کس نے کہ عشق کی عشق : یا کسی شہید نے عشق کی عشق
ہاں کہ وہ عشق تھا عشق کی عشق : عشق کی عشق کی عشق کی عشق
پابند لڑا وہ عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق
تو یہ ہے عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق

عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق کی عشق

LIBRARY

پر دھیر سدا دھڑکیا جلتی رہے جسے میر سدا پر دھیر سدا دھڑکیا جلتی رہے
 یگانہ تنگ تفریبا، غم میں جلتی تھیں غم غم میں، طرح نظر آنے کے سیستے دھڑکیا میں ترسیم
 کڑی تھی، طرشتا

وہاں صدف ترکہ، رنگدار تو چہرے کیو ہو کر جھکا، چہرے پر تار غم روئے کیو ہو کر
 بوزی شان ترکیب تھا، میرے دل کے ترکیب نشین جہاں صدف میں، وہاں صدف میں
 ۱۔ صدف شہ جہاں، ترکیب خود، تصدیق رخ جہاں کو چاہیے گل تر بہا صدف میں، کے تصدیق لپکا لپکا
 ۲۔ شوق صدف میں، غم صدف میں، شوق صدف میں، غم صدف میں، شوق صدف میں، غم صدف میں
 ۳۔ صدف صدف ترکہ، اپنے صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۴۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۵۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۶۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۷۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۸۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۹۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۱۰۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں

میر صدف میں، میر صدف میں، میر صدف میں، میر صدف میں، میر صدف میں، میر صدف میں
 ۱۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۲۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۳۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۴۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۵۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۶۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۷۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۸۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۹۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں
 ۱۰۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں

۱۔ صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں، صدف میں

بحثِ زبان و مقاصد و کلمات کا مسئلہ

صعد کے علی مرتضیٰ کے سلسلہ میں ۱۱ دینی صدی کے نصف آخر اور ۱۲ دینی صدی کے پچھلے نصف کا زمانہ ہے۔ اجماع حدیث سے اس صدی میں جہاں تفریق کے نصف تمیز ہو رہا تھا وہاں صاف صاف اور دنیا و دنیائیں ہوئی۔ اگر بڑی علوم و فنون کے توسط سے اس دور کا ایک بڑا بڑا اور شامی پر زبیں وسیع کے زمانہ سے متعلق نہیں ہوئی۔ اس کے شکر داروں کے شاعروں نے تکریم و تکریم، تفرقات، اختلافات و شکر و کرم کے ساتھ ساتھ ان کی کوششیں ۱۲ دینی صدی کے پہلے نصف میں ہو گئیں۔ ان کے ہاں پر اقدار کا شکر ہے۔ جس پوشیدہ اور انگریز سب مقصدوں کے ساتھ شریخی زبان کو سونپ دے دے اور ان کے ہاں ہر وقت پر اور کسی دور میں نہیں ہے۔

زبان کی اس صوفی کو ششوں میں چھوڑ کر وہ کسی کچے فٹوں نے جسے چادریں ڈال دی ہیں
میر جواد اور تمگیر کا بیٹھ پڑے کچے کے جوتے سے سداوں اور کتا بولنے سے بھی چند سیل دیکھ نہ سکتا
کی تعصیف جنس حضرت۔ ورنہ کچھ فوہضات میری حفاظت اور گشت فیض کے ساتھ ساتھ فیض
میں جو عیب ہیں در شمس و خیر و صیغہ اشعر، و صلا و صوح عدد از حق و غفر، دستور خصایا و غلات
اور اس طرح کے حصہ کی کتابوں کا بھی مدد کی شری زبان کی کوئی جگہ دست کفر کی بڑھ چکا
ہے۔۔۔ جلال کی سرانجام نالوں اور اور فوہضات تیرے فوہضات کے جائزہ پر شری
شرکی لڑھک اثر، دستور اشعر، سلف کی کہ گھڑی صوح، زبان و مائدہ عشرت گھڑی اور قرار
و صلا و صلا سلف قرار شاہی زبان و مائدہ کے جائزہ پر شری صلا و صلا سلف قرار شاہی زبان و مائدہ
بہادر و ملاہر جلال کے، مگر تا زور گھڑی کی تعصیف تمام صلا و صلا سلف قرار شاہی زبان و مائدہ
سمن ہوئی، رنج و ہمت ملک شمس و صفت حدود و سر کی بہت سس کی ہوں غلو کے لیے حوالہ خصوصاً
نبوی تاریخ اور یہ کتاب میری زبان و مائدہ سلف قرار شاہی زبان و مائدہ سلف قرار شاہی زبان و مائدہ
نہیں کے، ہم چوں کہ مسلمان کی ہم کو کہنے سے گھٹا نہ ہو سکتی، جس طرح اصوح زبان کا وہ

سلسلہ جو کہ دنیا دلی، سادہ، ستر دروازے پر عا کا رخ کے اہستہ حانہ تک پہنچتا تھا
 کے شکر دلی اور دو سو سیڑھی نہیں شہر اور دیہات کے اہستوں میں مڑا شکر پہنچا تھا اور دلی
 سٹیشن، روست اور ہر گیری اس کے مزاج اور تہذیب کی شناخت نمایاں تھی اور یہ بھی
 شکر نہیں کہ اس تصویر واصلہ میں کہ غیر ضروری پانچواں بھی دھڑکی، سسٹم کے وقت
 پر نظر رکھنے کے سبب کہ اچھے منہ بھی مناسب نہیں تھے۔ ہلکے اپہ یوں کہ پانچویں بھی نہ
 کہ باقی مگر عجوبہ جس سے اور ذرا پتلی ترقی اور صحت پر غرضکی نہ پڑا۔

نہانہ دیہاتی اور تہذیبی نشانی کے سلسلے میں دلی، گھسٹ کا اختلاف کی چیز نہیں
 مختلف ادبی سوچوں میں، انداز میں اور جسے کو دیکھنا باقی سے بدستور و جہت کے ابتدائی
 رائے تک، اختلاف کافی بڑھ چکا تھا۔ اور ان کے اندر نے بھی ترقی میں کمال پر پہنچی
 کا کہنا اساتذہ دلی کے یہاں تھا۔ یہ بھی وہاں کے سلسلے میں خدو صفت گہری نہیں تھی
 اخلاص و ایمان کی، سخا و عین صفت سے تنگبہ مہذبہ کے ماننے میں وہ نسبتاً زیادہ آزاد خیال تھے
 ان کے یہاں نہ تھیں نہ تھیں۔ مگر اساتذہ گھسٹ میں معاملات میں اتنی
 خوش دلی پر فوری نکلنے میں دلی بھی اس سے متاثر ہوئے اور اساتذہ نے بھی ان سے
 غرضانہ انداز پر باتیں کر چکی اور اپنے شکر دلی کے سلسلے میں پانچویں دھڑکی یہ دلی میں
 سلسلے میں عام چھوٹے نمائندہ سلسلے میں بدل اٹھا گیا۔ جہاں تک گھسٹ میں تھا اور
 ان کے وہ سلسلے سلسلے اور دلی میں اساتذہ گھسٹ کی اکثریت تھی۔ شکر کا اور انداز پر
 "انہی کے سکون پر پیش کرتے۔ یہیں سے دلی کا انشا بطور کی پانچویں کا زیادہ نکلا گیا۔

صوبوں میں محال شدت کا سبب دہلی سے متاثر رہنے، خلیج رگابت اور نظام
 آرائی پر منحصر تھا۔ بقول رشید مسیحی خان، گھوڑی رہیں جو رندارگو استہار کا شرف غصے کے لئے اور
 عناصر کے علاوہ مختلف قسم کی پائندہ بیرونی اثرات اور داخلی بھی ہیں کی دین ہے۔ دہلی میں، صحت
 حال میں ہی نہیں، وہاں کسی عوامی معاشرت کا تقاضا مست نہیں ہو رہا تھا۔ وہاں کی تقریبی روایتوں
 کو کسی طرح کے سماجی احساس تھا جس کے لئے غیر ضروری ۱۱۵۱ھ کی ضرورت ہو چکی تھی۔ یہ آدلی
 میں قواعد شاعری کی تعصبات اس طرح مرتب نہیں ہوئیں کہ ان کے شروع کے کھم میں تمام
 شاعری اور مترکات کے الفاظ سے ایسی کئی چیزیں تھیں جنکو انھوں نے بعد میں ترک کر دیا ہے
 بھی ایک وقت ہے کہ قواعد شاعری کے مترکات وغیرہ کی بہت سی بخشیں اس تنازع میں اٹھیں تھیں
 جس کی قدر میں دہلی اور گھوڑی بہت کم کش کا مقرر تھی۔ اور اس طرح، رستہ کی اختصانات زیادہ
 وسعت اور شدت کے ساتھ معروض ہوئے تھے۔ جس کے اثرات بہت دور تک متاثر ہوئے تھے
 یہ دیکھتے رہے، اور اس سلسلے کی پائندہ بحثوں پہنچا، تبدیل کیا جاتا ہے اور جوں کے اردو کے ہے
 شمار الفاظ کی نوک و کھد دست کی اور بہت سے عناصر دوسری داخل ہوئے۔ زبان کی اصلاح کے
 ساتھ ساتھ دوسرے ذریعہ الفاظ میں بہت سے خوش گوہر غلوں اور فقروں کے اضافے کی گئی ہیں
 دستور ہوئی۔

صحت الفاظ اور استعمال عام | صحت الفاظ کے سطاسی

• لوگوں کا یہ رویہ ہے کہ اردو میں عرب و فارسی کے الفاظ استعمال کیا جائے۔ مگر اس طرح استعمال کیا جائے
 جس طرح وہ اصل زبانوں میں استعمال ہیں۔ یہ روش بنیادی طور پر صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ہر
 زبان کا ایک مستند معیار ہے اور اس معیار پر مبنی ہونا ہے ضروری نہیں کہ کسی زبان میں دوسری
 زبانوں کے الفاظ داخل کیے جائیں تو یہ اصل زبان کے لفظ، لہجہ اور معنی کے ساتھ ہی آسانی
 ہو یا اس لئے کہ ہر تنوع و تنوع کے غلوں کو اپنے مزاج کے ساتھ ہی استعمال کریں۔ اختیار پائی
 ہے یہ قسم بڑی اور ترقی یافتہ زبانوں کا خاصہ ہے۔ انگریزی، فرانسیسی، جرمن، عربی، اور فارسی
 کی زبانوں نے اس طرح ترقی کی ہے کہ ہر اردو کے سلسلے میں وہ پائندی کیوں قائم کیا جائے
 کہ وہ اصل زبانوں کی غلوں کو ہی استعمال کرے۔
 لے "ناتوازد مستقیم"۔ "مطہرہ سلفیہ"۔ "دلی کی گشت مشقت"۔ "صحت"۔

تسار بنیادی خاصیت پر ہی ہے۔ انھیں نکل کر اس سینے پر اپنی رستے دی ہے۔ مگر وہی نہ وہ
 علی سے مخصوص ہے کہ دوسرے اس نہیں تھے مالموم زبج کا صوح حد اس کو ایک خاص گہر
 جس نسبتی عقدہ میں اعداد و ذکر تھیں کہ حیل سے سپر بھی ختم ہو یا جگہ مرد و زنان کے
 صاحب ملوں سے اس کا وہ بھی کیا کہ سید، جید، مزین، طیشہ اندھی، فرشتہ طریب، ہفت
 بیجے صوم کو پہنچے یا سے مشدد و رفتے حرفوں و رد و اخذ کے بجائے بہتر تیب و سرا ہے۔
 مشدد و بہتر حرف و دل ہو جائے اس کے اس میں بنیادوں کے قواعد کے اعتبار سے من لایکے
 اعطایہ ہے۔

لیکن وہ یہاں یہ جہاں گئے کہ مرد و زنان کی بنی کہ خصوصیت پر مدد میں اس کا بنیادی
 اذہ پر آہدہ حافی ثبات جو ہم زبانوں میں خطوط کے بنے جوڑنے کے چہرہ سوز مول
 ہیں مشدد و حد کر اگر یا علم سہن کے بیوی کا عدل کو تہ اندر کرنا ہے۔ یہاں وجہ ہے کہ یہ
 سے اس علم اور صاف تہ معارف نے اس سے میں دو کوں اعاد میں فیصد ہو ہے۔ مثلاً وہ
 زبان کے قواعد مشدد و حد اصول فصاحت کی مہیا۔ بنی کے معہ مل بنیاد کے دریا سے
 نصحت میں لکھا ہے کہ

• جو تاپیہ کے جو نکلے مرد و میں آیا و اردو ہو گیا جو وہ وہ خط و دی ہو فارسی۔ ترکی
 ہو۔ سر دینی۔ پنجابی و یا پوری اصل کہ دوسرے خط و سبھی وہ خط و رو کا ناہ سے گھر اس کے
 مطابق مستعمل ہے تو سبھی صحیح ہو مگر اصل کے طور سے تو صحیح ہے۔ اس کی محبت وہ فعلی میں کے
 مرد و میں دو خط پختہ پر مشدد ہے کیوں کہ جو میں اردو کے خط و بنے وہ خط و ہے کہ اصل یہ سبھی
 ہو وہ جو اردو کے توفیق ہو دی صحیح ہے جو اس میں سبھی۔ یہی ہو کہ خط و مل اردو بنیاد
 آپر خاص ہے وہ پھر اردو میں۔ بن میں اصل خطوں کے سے و کنگلاد کو ہر سے مطابق ہوا
 چلے۔ سکھائی بنا سید کے دن ہو جو وروانی حیدر اس کے الفاظ میں ہی سوں و کر تفریق
 جانے اور مرد و خط کو اس کی محبت میں یعنی میں۔ بن سے دیا ہے کہ تادہ ہونا شروع
 کریں تو اردو زبان کوئی ریت ہی نہ ہے کہ۔

[illegible]

ایسے فنون کو جو عربی یا فارسی یا مغربی سے منسوب ہیں ان کے میں ہر ایک وضع کے فنون ہونا مستلزم ہوتے ہیں۔ لیکن یہی مطلب ہے کہ وہ جو دو حکمت ہر ایک میں یہاں کی ہر ایک الفاظ ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کے الفاظ کھنچا ہے۔ جو اس کے لفظ سے عربی یا فارسی یا مغربی سے منسوب ہیں۔ ایسے فنون کا فائدہ جو کہ ترک کر دینا کو اس کے مفید استعمال کرنے پر مجبور کر دینا ہے کہ ان میں سے جو کچھ لوگوں کو اس کی جاننے سے لیں ہوتے ہیں ان کی جاننے۔ یا اگر جو کچھ سے روکا جائے وہ کھنچا ہوئے کہ ان کی جاننے یا حال

اسی طرح کلا پیوست دوسرے نقطے نے ایک سو بیس سو چوبیس سو پچاس
 چکست نے لکھا ہے کہ ان معرکوں میں مل لگی جو جس قدر کر رہا گیا تھا مگر ہے یا حضرت اسی
 اس محول سے پہنچ کر تھا ہرگز ہے کہتا ہے حضرت اسی وقت پر ظہور ہے جس میں حضرت کے وہ اہل
 بہن کی زبان پر جاری ہوتے ہیں جس وقت کے بعد ان کی پروا نہ تھی کہ ان کے لئے صرف وہ ہیں ہوتے
 یہ آثار امت کی رو سے جس درجہ سے ہے لیکن شرف غائب گھنہ کی زبان پر اس کی ہی تفسیر لکھا ہے
 دلیل کے طور پر خوب نے یہ دلیل شرف اور جہاد مناسب اور تقدیر میں یہاں سے ان کے اشارے پر ہے

معرکہ میں یہودی اے غوث اطوار ۱۰ اہل محل کے ہیں خود اور ۱۰ اختار
 وان یقین را کہ دست ملک کامل ۱۰ خلاصہ کو خیر ہے کہ پیش کیا وجہ صاحب
 استفادہ مل ہو کر کس شہید ۱۰ یہ کوئی نام ہے بلکہ یہ ہمدانی ہوتا
 ہونے کے لئے ۱۰ منہ مل پیکر موقوف نہیں ۱۰ متعدد دماغ ۱۰ ہے جس میں منہ مل سے کہہ دے
 نہ ۱۰ ہے ہر طرح ہر مہر سے کے مطابق کیا ہوتا ہے شرف اصل سے کہہ دے یعنی ہر ایک کو
 یکن کر دے میں چونکہ لیکن وہی ہوتے ہیں ۱۰ سے شرف سے اس طرح علم کیا ہے ۱۰ عاشق میں خوب
 نے جانتے ۱۰ تیرہ سہا کے ۱۰ شرف ہمدانی کے ہیں ۱۰

کراہے بھرے ترانے دیکھ کر کفر کا شرف ہے پوری کفر کا وہیں ۱۰ جہاد
 اس سے نصیب تیری جہاد ہونے ۱۰ تو کہ نہ کے رسول خدا کوئے ۱۰ دیکھ
 خدا کے واسطے کہ تیرا کائنات ۱۰ نہیں ہے ۱۰ جہاد ہمدانی ۱۰

اسی طرح معنوی نقیہ بھی ہیں۔ صوفی کے رشتہ افغانی بیان میں جو معنی میں مشغول ہیں یہاں
 بالکل دوسرے جگہ ہیں وہ عربی میں منہ اور میں جسب کے قرن عربی میں ۱۰ نے کے ہیں۔
 اسی کے ذریعہ بنائے معنی میں ہم سر کے ۱۰ مقررہ پیر کے جیکہ اور میں ذریعہ نزدیک انتہ
 کیا ہی چہرہ سے معنی میں استوائ تھا ہے ۱۰ مقدس میں پگھلنے کے میں مگر فارسی کے واسطے ۱۰
 سے ہم نے نام (دکیش لکھنا) کے معنی لے کر اس طرح تیرا کائنات کے صفت معنی کیا ۱۰ اور کائنات
 کے ساتھ ساتھ زمینداروں سے کائنات خدا کی ہے وہاں کوئی بنا دیا ۱۰ صید تہائی خودی

۱۰ معنوی کائنات ۱۰ ظہور معنوی کائنات ۱۰ جہاد ہمدانی ۱۰ جہاد ہمدانی ۱۰ جہاد ہمدانی ۱۰

درک ہیں۔ مٹ

سوال : ہے کہ جب کوئی شخص از روئے اصل یا تو از غلط ہی ہوں کسی زبان میں صراحت
نہیں فرما کر بھی استغفار میں بد توست غلط ہو سکتا ہے۔ ہاں سے غارت گرنے کی خوشتر نہ کیا
سبب اس میں نہیں ہے اس کے کہ بخیر ہو۔ طبیعت۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ زبان کی ابتدا اجاڑت ہوتی ہے اور اگر وہ کسی شخص سے
اچھلے بغیر کہتے تو اس میں زبان کوئے کرکٹ چھٹنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس میں
وہ بہت سے جملے اور اس طرح بھڑکتے ہیں۔ پس کی وجہ بھی تو یہ ہوتی ہے کہ وہ وہ حفاظ
اس قدر ۲۰۰ جملے بھڑکتے کہ صحت کے لئے ہمارے جائیں تو عام لوگوں کی سمجھ
میں نہ آئیں اور کبھی کبھار زبان کی حریت اور خود نشانی کی دیاں بھی جاتی ہے کہ وہ کسی زبان
کے حفاظ میں نہیں تو اس کے قالب میں دھل کر آئیں۔ عطا

اس شخص نے نہیں مگر میں نہ کریں تو وہ مردہ بیان ہیں۔ بقول پشت و تہ کیل۔
جب کہ کوئی زبان غرضت میں کے بغیر دوسری زبان کے کلمات اور مرکبات مستعار لے کر بھی
ہو جاتا ہے تو اس کی صرفی استعداد، شگفتگی، قوت اور اختراعی صلاحیت مٹا کر جاتی ہے۔ اس
لئے دلی ناوری وہ ہندوگری نہ دیکھ سکتے پہنچ جاتی ہے۔ ع

اس شخص میں خارجی اور شخصیت کے ساتھ ساتھ وہ زبان و ادب کی ایک پاک
وہ صفت کرنے کے لئے ہے جہاں اس میں خاکہ اور باقاعدگی اس میں پیکر ہے وہ اس کی
اختراعی صلاحیت اور زبان کے سوز و گداز کو تو اظہار کر کے اس کی حالت کو گہرے ہندوستان
پہنچاتا۔

الاستیق، استقامت، سوال اور کے لئے اس سے دوسری دفعہ میں دقتوں میں
جست کا تہ لیاں ہوئی ہیں۔ یہ تہ میں غری ہیں۔ یہ گاہے گاہے تفریق کو بول چال
میں وہ آتی ہیں وہ یہ خاص صفت نہیں دیا جا سکتا لیکن وہ تہ لیاں جو اس میں عام کی سطح پر

۱۔ اس شخص کی زبان، جس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۲۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۳۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۴۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۵۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۶۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۷۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۸۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۹۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی
۱۰۔ اس میں وہ ہندوستانی اور ہندوستانی

بحث موقوفات

[illegible]

۱۔ بات دیکھنا براہِ درجہ کے معنی میں ضحانہ ولیہ کہہ سکی رہا نہیں۔ تیرہ حکمت
اس وقت سب سے نہیں ہو سکتا اس وقت پہلے ہوں گے۔ رب اول نہیں ہوتا۔
کزان اس وقت پر نبی عالم کی تہذیب سے میں ہزاروں مجلس گوہر دہان کے کچھ می
من بھان کے پاس مجلس میرے یہاں دیکھنا کسی طرح ممکن نہیں۔ میں مجاہد
میں متفق ہوں۔

[illegible]

دوسری وہ نیاں کہ صحت اور شوخی کثرت جی تو ہمیں کہہ کر دیا کہ عیال میں بہت سی
 ہے صوبہ ہادی تھیں ان کے واسطے کے بہت سے تو وہ فریاد بنا کر گئے اور مرقعات کا
 ڈاکہ کے بہ شوخوں کو دیا اور وہ شوخیوں کو خصوصاً ان کے استعمال دیکھنے کے لایا اور فریاد لگنے
 خود تشہہ گھوڑی نے ملاقات میں کہا کہ وہ ہمارے نام کے یہ سوانہ شریف کی قدر ہی ہوتی ہے
 بہت کہ اسے ہر شخص قرق حقیقت سے نہ بچتا ہے یہی سبب ہے کہ میں نے روپا شرعی حوالہ کر لیا

[illegible]

مہر بول کر اب شاہو کا چہرہ ہے ۔ وہ ہنس رہا ہے ۔ یہ فیملی تو کہ دوست کو آپ سے بہ
جانتا ہے ۔ شہریت واصل کی طاقت شہر ہے ۔ ہمارے ملک کے میت کی باتیں لازم ہیں ۔ لے
شوق نیو کی سوزیں لکھیں ۔

• چلے گا تو سنو اور وہ شاہی کے قتل کے دویں تہہ گردی پا کر عجب ہلاکتیں
کھاتے ہیں ۔ یہی عجب شہر کی جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
کے اندر نہ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے ۔ قتل کی جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
بڑھ دیتے ۔ یہی کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
پٹے کو نہ مگر ہاں کہ ۔ انہوں نے جیت و شہریت کے فیملی نہیں کہ عالم میں کبھی یہی تھا
یہ سب کیا ہوتا ہے ۔ یہ سب کچھ دیکھتے ۔ یہت کہ دویں سے اس سر کو قبول کیا
ہو ۔ بچے یہ چھٹے سے رسائی کی کیفیت پر آ کر کیا دیتا

نہی رہے ہیں بہت دست آتی ہے تو سب میں اہم دھرم کے وطن جتنا ہی شامل ہوتا
ہیں ۔ اس کے ایک کات چھانڈ کر دیتی ہوتی ہے ۔ پھر دیں صلی کی پہچنے پہا صلی میں
انگریزی کے اثرات جو چھٹے کے سبب صلی میں عربی اور فارسی کے تو ہر دھرم اور ادیان زبان ہے
وہ واصل کٹر ہو گیا تھا ۔ اور یہی کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
تحت آبادی ہو رہی ہے ۔ یہی کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
یہ بھی ہوتا ہے ۔ کہ یہی کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
جن سب آ رہے تھے کہ وہی وقت و شہر تھا ۔ چن پڑا ہوں میں کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
کے اجزاء تریسی کی تریسی و تقسیم کے ہر صلی میں یہی کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
اصول اور مستقر نہیں ہونا مانع ہوتا ہے ۔ وہ سب چھٹے میں استعمال ہونے کے لئے وہاں
سے کہ ہیں ۔ چلے رہے ہیں ان کا کام ان کا کہ ہے ۔ وہاں ہر صلی کے لئے خصوصاً اس صلی میں
ہو گئے ہیں ۔ چنانچہ یہی کہ جیت و شہریت ہے کہ اس سر نہ فیملی سے ہار کے ہونے
کہانہ کہ یہ سب کچھ دیکھتے ۔ یہت کہ دویں سے اس سر کو قبول کیا

اس کے ثبوت کوئی سی غلطی نہیں پیدا ہو گئی۔ اس معنی اور موقع کا کوئی سانپا کھ بیٹہ نہ تھا۔
جیسے مزدک و مشعل قرآن و ہاتھ ہے۔

۲۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے اس کے ساتھ ہی آیا اور دوزخ سے نکال دینے کے لیے بیرون
اور دوزخ سے اگر موت غم سے دوزخ کے گھٹیا تھا خزانہ کا حقوق بعض مراد کا شفاء سا
ہے یا کہ اسے لڑائی شادی پر بھی ہے اور جو حضور خیرات سے دیکھ رہا ہے۔
۳۔ دوزخ میں باطنی ہیں جو دوزخ کا دوزخ ہے کہ دوزخ میں نکال دیا۔

موت و حیات کے درمیان شکار و شکار ہے۔ قدرتی وفات کے بعد سے سنہ جو چاہے۔ بوقت ہے۔
(اگر) کبھی صاحب پر پڑے ہیں جو خدا سے مراد ہوا ہے یا کہ باطنی کیا جاتا ہے۔ اس
اس کے جواب میں ان کو خدا ہی کہیں گے جس کے ہاتھ میں ہے۔

• جب کہ کتابوں میں مذکور ہے کہ ہندوستان میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
مذاہب میں جو مذکور ہے کہ ہندوستان میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
دنیا کی ان کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی خدا کی ہی ہے۔ ہندوستان میں ہے۔
چند مسلمانوں کے بعد پھر قرآن ہے۔

شروع شروع میں جو مذکور ہے کہ دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
کہ دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔ گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذکور ہے کہ گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
کہ ہندوستان میں ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
وہاں بڑا ضروری ہے کہ دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
یعنی اگر تم کو کوئی چیز دیکھ رہا ہے کہ وہ دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔
یعنی دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔

شہداء کا قصہ ہے استاد مذاق نے۔ دوزخ میں گوشت کھانا سنت پر کلین ہے۔

مفتی

آخر کچھ اس کے دگر دل نہ دست کرد
سب خیریت ہے عام ہے کچھ نہ دست کرد

وقم،

ہنسی کے ساتھ ہیں مگر یہ سب شئی مقبوضہ ہے

مَدَقُ

صنف یا کہ صنفیہ تر قصبہ بنے گا۔ اور قصبہ کے کہیں سے تو رہا جائے گا،

ازجمله

[illegible]

خانہ دہلی سے لے کر ایک شکر و سحر میں تھیں۔

۱۔ بی بی ماسک کے سوجھ بوجھ: اس کے لئے ٹھیک مقدار کی جگہیں مقرر ہوتی ہیں۔ یہ معلومات مہیا کردہ

یہ صریح مذکور ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ بھی۔ ہرے کا مطلب، تو نہیں کہ صفہ کا مشابہی ظاہر ہے۔

مذہبات کے سے میں خوشید گھنٹی کا کہ ہے کہ

منشی نے کہ: یہ دعا کی دقت ہے۔ ایک دو کلمہ تک سے تو ایک فدی ہے۔

دوسرے وہ کہ جس کا تعلق غریبوں سے ہے۔ اس کے لئے ایک شہر جو مسرت اور خوشی کا

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

جو انیسویں صدی کے لوگوں کے لئے ایک نیا دور تھا۔

جوں کو نہ ان کے کاموں میں کی پابندی سے جملہ کیا، اور حقیقی دوسرے دنیا میں جو ان کے

ترک میسایا : تو مجھ پر بہت کڑی تنگ کر رہے۔ سہ ماہی کے جس قدمہ کے شکاری وہ غلہ تو میسایا

انہیں عضو موادہ شریکات کہ جو اکثر اساتذہ علم کے کام میں بھی تھے۔ بعض سناپ ترک کیا ہے۔ انہیں

١٢٠

نہا کو نہ کہ سکتا ہے۔ ہر روز اس قدر تک غیرہ میں کے رنگ سر میں آگے سہارا سہارا
 بھونکنے لگتے۔ کتا کتا بیتی میں رنگ کے کاہتہ جو نہیں سمجھتا ہوں مگر زبان و ذائقہ نے کائنات
 ان کے پاپنک و تکت میں سو۔ ہاں اگر یہ خوف جو تو بے شک رنگ و ذائقہ سے ہیں، وہ تو کبھی ہرگز نہ کہ
 ترک سفر و ترکانہ حال کا نظر میں وقت ڈالے اور وہ مقالہ سبیل چاہے ہرگز نہ کہانی نامتو ہے
 نہ کہ جو حسیہ رنگ بالی۔ نہ تھا اس نظر کے شک و ذکا بہتر کیجے کہ تیرے۔ یہ کہ بارہ دیکھ
 ۔ اس میں یہ ہے کیا خاص کہ مضاعف سانس و سوسن ترکانہ حال کے پاپنک کے ایسے دکھاسے ہے
 مرنے کو بھی دلچسپ ہے قرآن پائیسی ہندی کے کو بیان لایا جاتی تیرے؟ ما
 کیا اصل پیر ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۰ اور مضاعف کاہم خوف نے آگے کھڑکیں لہو و زہل
 نظروں کا رنگ ہوں۔

پہا۔ ہر روز تیرا۔ نہیں سمجھو۔ انوشتر جوش ہمز۔ دیکھ بیان بھولتے کھانا
 پیاسہ و دل ہر کس کو کھلی ہر کھانہ کی جگہ۔ اور سدا از خود روش۔ پیالہ خود دیا۔ کسو
 کائنات سے۔ ایک بیلے مردوں۔ دیکھ کے ساتھ، انگارے۔ انھیلا۔ ک۔ اور کھینچ میں
 اوپر کی جگہ پناہ کھانا کے وزن پر بہت مستی یا تہا، دیکھنا، اور جیسا کہ سر میں قیاس
 کیا۔ ہر روز دیکھو۔ حق نہ سوائے اس کا سچا ہے اہل ہلے شخص و اور سدا سنی پیش
 تک۔ جس بھی اہل ہے سمیت امت کے عرصے۔ کیرنگی جگہ۔ جس جگہ بڑا بڑا بڑا شین ۱۰
 ورنہ یا مذورات جا بغیر رنگ۔ فارسی جگہ کے سنی میں، دیکھو، دیکھو، دیکھو، دیکھو، دیکھو، دیکھو
 میں، کیکے، دیکھو، آسان، جنوں، زہد و غیرہ، غنائے وی بغیر رنگ۔ فارسی، اس طرح
 جس طرح سدا ہر دور فتح، مرا، و بغیر، پر ہمیں مگر دیکھو، مگر مضاعف، ک۔ ایک کا نصف
 و غیرہ، لیکن متذکرہ فیہرست میں مضاعف و مضاعف میں، بٹھا، کھانہ، زبان یا دہرہ ہرگز
 اور کلام زبان مضاعف معلوم ہو سکتے۔ غنائے، پس، وہی، اس طرح ہی سمیت، سدا ہرگز
 پیچھے مضاعف جو خوبصورتی سے استعمال ہوتے ہیں تو ہم کا ترک صحیح نہیں معلوم ہوتا، موسم مضاعف
 میں بہت ہی بے کراہت و کراہت، قطعاً فیہرست میں تھا اس کے کہ کتا اسی طرح مضاعف ہیں۔
 حدت، وہاں نے قابل ترک مضاعف کی حدت، ذیلی فیہرست میں ہے۔

● انشا کریم بہ عطا مستحق یہ رنگ و ذوق و ذوق کی گید، سرا، آؤش، غنائے، یہ فیہرست۔

اوپر تے ہر شخص میں اپنی جہت پرستہ پرستہ کر بھڑکے جبکہ غریب کا شکر، لوگ، بھینس
 دل کھول کر کے، دونوں کی جہت دیکھ، تمہاری تم، بھاری تم، جس کی تمہاری، تمہاری، تمہاری
 کچھ مری دے سے، انہی، ایک، اسنے نہیں دیا، اپنا، ات، کرنا، وغیرہ، شرک
 خلاف نصحت میں کسی کی دے آج بھی مستحق میں اور وہاں سے بھی نہیں گئے اس مسئلہ
 کے لئے ہر حال، لوگوں کے شائع اور علوانی تہذیبی اصطلاحات کو، ای، اور وہ مصنف کے
 حق اور وطن کی نسبت سے، کے مسئلہ کے پیش نظر ان کے مسئلہ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا
 اور یہ اور دوسری حق شرعی میں بندش اور مشدد انداز سے شرک کو یک رکھنے سے شو کی نصاحت
 تاثیر اور ایک حق میں مضبوط ہوتا ہے لیکن شر میں اس کا سبب نقص ہے۔ خصوصاً آج جبکہ
 ہر دوں، انسانوں، اور انوں، انسانیوں اور انوں اور انوں اور انوں میں بے شریکیت سے
 نفسیاتی مقام اور مختلف خلف عقول، جگہوں کے مختلف قسم کی تہذیبی، طایف، سمجھنا، عامہ
 رائے کی صفات اور ایہات، ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان عقول سے خلف جہات اور اس سے
 اور مختلف عقول کے لوگوں کی زبان کو پیش کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہاں زبان پر اثر بھی
 نہیں چڑھا، خصوصاً ان کی جہت، امن میں بے ضرورت ہے کہ اسے جمع کے عقول، زبانوں، غرضوں
 آشناؤں، سمجھناؤں، اور عقولوں کے مسئلہ کی صورت سے، اسے، خود، عقول کو یک قلم
 نہایت سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ مختلف مسائل پر بے گہرے صحت اور نصاحت کی سہ شری
 کسی نقطہ کے مسئلہ یا عدم متولی کوئی اور ساری جہتوں کا گہرے گہرے، بے شریکیت کے
 مسئلہ یا عدم و ہم نے سبب بتایا نہیں۔ اسے بھی سبب کے ساتھ کو بڑی آسانی سے شرف
 قرار دے دیا گیا۔ یہ صحیح ہے کہ لوگوں چنانچہ زبان اور دینی زبان کے فرق پر اسے اسے ابھی پہلو
 ہی طرح شرک نہ زبان اور شرک نہ زبان میں فرق ہوتا ہے۔ لیکن یہ گہرے گہرے چھ شریکیت کا
 بے جو شرک کے قریب اور اصل شریکیت ہوتی ہے جو بون چل کے قریب ہے۔ شرک صحت مسئلہ کا سبب
 صحت تلفظ پر ہوتا ہے جب کہ شرک میں یہ پابندی نہیں ملتی اور چھ شریکیت کے مسئلہ پر ایک جہت سے
 لیکن شرک میں اس کی پابندی نہیں کی جاسکتی اس سے شرک نہیں ملتا۔ شرک مسئلہ کو سبب قرار
 زبان سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ بے شریکیت کی جاسکتی ہے کہ شرک میں صحت میں۔ لیکن
 مسئلہ کو غیر ضعیف نہیں شرف عقول کے شرک میں مسئلہ سے متعلق کے ذرا سے کے سبب غیر
 ضعیف اور شرک کو بے شک ہے۔ لیکن شرک میں یہ پابندی غیر ضروری ہے جس کے وہ اس سبب سے

ورضاعت میں جو بھاری معذرت پاک جو کہ ہے۔ سند میں مائتھن کا شریعہ ہے کہ
 ہے یا۔ قریش کی مری انکھوں میں ڈالتا تھا۔ وہاں میں کاتوں کے اچھے کام راست
 گھاس توڑ کر لے کر اچھی کی بڑی پرانی سے فصیح ہے۔

[illegible]

اسی طرح فقہاء و متکلمین کے معنی قدر و قیمت میں فتنہ گارتہ گویاں زخمی و سہجہ ہوئے۔
چیں۔ مگر ذہن کے معنی میں متر و متکثر قرار دینا سہجہ و سادہ نہ تھا بلکہ اس کو بہ معنی فتنہ کے
استعمال دیکر سمجھا ہے۔ اس سے کہہ سکتے ہیں کہ معنی فتنہ نہ تو ہم سبیل کا استعمال ہے، سہجہ
مکتبہ نے استعمال کیا ہے۔ حال میں میں بقرہ ۲۱۷ کا کلمہ شہید ہے۔ وہ لکھا ہے کہ سبیل مقرر ہے
وہ فارسیوں نے تبیین فتنہ بھی اسکا استعمال کیا ہے اور سبیل کا، انھیں معنی کے متعلق ہے اور
فخری کہ انھوں نے کہہ کر یہ سادہ و سادہ جگہ میں نے رد استعمال میں لکھے معنی فتنہ کو ترک
کر دیا ہے۔ لیکن تفسیر کے خلاف ہے اسکا استعمال رد و معنی ہے۔

[illegible]

۱-۲	فردی و اجتماعی
۳-۴	تاریخچه و سیرت
۵-۶	معماری و هنر
۷-۸	ادبیات و فلسفه

۷
 چہرہ میں شام میں ہر کچاں اور رات کے صلیب تھے۔ یہی میں ہوں اور سحر و جادو۔
 نے اور صبح شام کے ہر شخص انجام دیا۔ حضرت ذوالفقار علی خان صاحب کی یہی حد زمانہ کھشت
 اور فصاحت پر نور دیتے تھے مگر حضرت گھنڈ کی یہ حکایت اور فصاحت عفا کی شدت سے
 متاثر ہو کر انھوں نے بھی اسی مقام شاگردوں کو ہدایت نہایت کی کہ وہ بھی اصول کی ہدایت
 پیروی کریں۔ وہ ہدایت نہایت دلچسپ ہے۔ اس کے لیے یہاں نقل کیا ہوا ہے۔

ہدایت منظوم

(لغز حضرت ذوالفقار علی خان)

<p>اے شاگردوں کو یہ حکم ہدایت ہے یہی شرمگاہیں بند ہیں تیرے ہر باقی چست بندہ شہرہ کو شہرہ سے قبل جو عربی و فارسی عفا کی ہر دہ میں کہیں ہفت وصل اگر آئے تو کہو کہ جب نہیں جس میں گھنڈ۔ جو غلوئی بھی ہر شہرہ کی جب و غلوئی کا جس سے کہ امیر ترک بھی اردو ہے جو چھٹے ہی آتی ہے مستندانی زبان خاص میں دل و اس کے ہر سری عشق سخن کے ہیں پرکھے و اس کے بعض احاد جو دو آئے ہیں یک معنی میں ملک جو خط کیا ہے وہ نہیں مستحق کہہ نقیب ہر دہ مگر چھٹے کہیں شعر میں شہرہ و غلوئی جس سے جاتے ہیں مگر کی شہرہ چھٹے ہی آتا ہے</p>	<p>کہ کجی تیرے دل سے دیکھو یہ ہے ہدایت کہ جہیز من کے فصاحت نہیں ہوتی پہلا و فصاحت ہے گرا۔ شہرہ جو حرف و پا حرف طقت کا بہن میں سے گرا، دینا جس عفا میں اردو کے ہر گرا ہے روا و ملک یہ ہے جو نصرت سے بھی ہوا ہے پہلے کہ اور تھا۔ اب دیکھ نہاں ہوا الی دی نے سے اور سے کہ اور کہ اس میں فیروں کا تصرف نہیں نا اہل ہے وہ محفل ہے ہر جو کسوں نے چڑھا ایک کو ترک کیا، ایک کو مستحکم رکھا ایک کو لوگ دہاں ہے وہی دہاں طائر جو جو بندہ ظہری مناسب تو نہیں عہد ایک ہر کہ کہتے نہیں شاعر چھٹے وہ چھٹے ہے کہ عہد سے بنے عفا</p>
---	--

اسطرح چلی سلی چلی بوجہ شام گیتی
 سے اضافہ بھی نہ دی گزری تو نہ ہو
 صحت کا بھی ہے یہ حال ہی صحت ہے
 لون و شہر آنے مرتبہ وہ بات چھا ہے
 شہر میں آسہ جو پہلے کسی سوئے ہے
 جو نہ خوب طبیعت کو ہی نہ وہ دین
 ایک صحران میں جو تم کو سر پہ مہیا میں تو
 بہت ہمیں متاثر کیا تھا وہ وہ میں
 شہر میں لونی کے شاعر کو مروت میں کیا
 غنیمت ہے کہ تو یہ طبیعت مستار
 ہے اتر کے نہیں ہونا بھی امتیاز کام
 گرچہ دنیا میں جو کہ حد ہیں اکھول شاہ

روز تو بھی رہے صاف صاف صحت سے بڑا
 لکھ سٹری جو نہ چار چار لکھ سوا
 وہ بھی کہ تو تو قنہایت سے ہے بڑا
 اور جو تو تب تو ہیں ہے ہے صہا
 کہنیت میں میں بھی سے وہ بھی نہا بھی
 شہر ہے صہ ہے گر قافلہ ہے اسکا
 یہ شہر گر بھلا میں نے اسے کب
 فدا کی میں وہ غری میں ہیں لگاں سے سا
 گر مرد حق میں نے شہر سے لگن وہ داتا
 دین شہر کی ہے جسکو یہ نصیب ہوا
 وہ تاثیر وہ ہے ہے دینا کے منہ ا
 کسب لست نہیں ہوتی جینے نفع پہما

پس نامہ کہانہ غزنیہ کا نہیں

کام کا قلم ہے یہ دھت پہ کام آئے گا

آپنی معرکے اور سانی حقیقت

عمر و ادب کی عشق و محبت کے سلسلے میں مختلف احوال ہمیشہ سے ہیں اور یہ ایسے
ہیں ان کی صحت خفاہ و آقا و مر سے برتری کی شکل میں جو اولیٰ خود گفتگو کی ذہنی و فنی پیش کی پس
مستطابہ و اردو میں بھی مختلف حالت کی وجہ سے، حالات اور اسباب مختلف سے ہیں ان میں کوشش
تقدیر سے ہیں مگر ساتھ ساتھ طریقہ سے خود دوست گوئی مختلف کن اولیٰ خود مر اولیٰ سے زبان
و ادب کا ان میں بھی۔

مشرقیوں میں غریبوں سے پہنچنے اور اس جنبہ کے متعلق کسی اور سے معروض
ہستہ دیکھنا کہ میں نے ہمیشہ کو بھی تو یہی ملے اور شرقی لہجہ کی مثال دیکھنا تو میں نے اصلاً
میں ۱۸۰۱ء

[illegible]

کے مذکور کلمات کی بھی کوہستہ ملائی۔ اس سب کو سولہ کے متبع ہر سیدہ و سیدہ سے ۔
 جمہوری محمد پر من سے زمان طالب کو نہ وہ چاہا۔ من سے تفتیشی اور تفتیشی جبریت پر یہ سوال بظاہر
 کا اروقہ جو صادر تفتیشی جبریت میں اپنی بات کو مستحق لکھ کر صرف آخر ہائے میں ہتھیار رکھ کر نہ گئے
 علیٰ شکی انداز بندہ ہی مار چکا ہے پیدائش ہے ۔ حب و غضب کے خصلت نے منہ ہلاک سا اور وقتاً فوقتاً
 امتیاز کیا ہائے کائنات کی روح کی طرف گریہ میں نے مسادہ و شگری کے رشتے کو مضبوط اور وسیع
 کیا۔ محمد اس طرح نہیں میں دوست۔ صفات۔ صحت اور کلمہ پر مبنی گئی۔

قرآنی اور آرتھ کے سور کے لئے اندو شکر کو اپنی : پانچ کی طرف مروجہ کیا۔ قیر اور جیسا
 نے اپنے حریفوں کو قیر۔ پانچ طریقہ شاعرانہ : ہر قسم کی ایک پیتر معنی : کہ نسبت طاقی ہائے
 و صفاتی فضا و غیر۔ فاضل تفتیشی کہ وہ انتہا کے معنی اور شکر و بیان سوڈا کے سور کو لے کر ورنے والوں
 اور فضا و دیں کو ہلکا منہ ہار کے خوف سے بہت سی تاکر یا جھٹا اور صفاتی کے سور کلمے نے لکھ دیت
 کو تقریب دی۔ گھیر پائیت و بعض دقتی اور سہلکوں میں شکر گائی کی تہ بہت کم
 محدود رہی۔ ہشت لے اس کا بھی، شہد و کبار لغات جنہی با قاضیہ چالی چار سے
 اور بہت دقتی کی شہد لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت
 ملے ہاں، لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت
 وں کو لے کے مسلسل گئی قافیہ بندی اور ملکہ زینوں سے شکر کے کلمے جیسے کوثر صلا اور
 اس طرح کاغذ کے سرور و چرخ و رخ کے کو لے ان رفعت دقتی لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت
 و دیں لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت
 یہاں کی لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت لغت
 میر و مرز کے ایسی مسامحہ جس قدر دقتی۔ مگر یہ ایک دوسرے کا احترام بھی کرتے تھے
 شعریں قضا و تھی کوئی نئی چیز نہیں۔ مدد دی نہیں عربی و فارسی کے متعدد شعرا کی ہاں
 شاعرانہ نقلی اور مسامحہ جس قدر دقتی ہے کی خود مدد دقتی نے ہوشیہ غصہ گائی کی
 ہر طرف سر ہندی کی کے لئے سب شعرا کے ہے

یہاں کہ چار سے جوں مسامحہ ہاں۔ مگر مطلع کہوں جس مسامحہ کیوں

ہونے سے بھی خاندان کس کس کو میرے ہونے | بدلے چھ آتے ہیں مغلوں سے آگے
 بجز اس کو میرے ختم و پر و پر جو حاضر | شبہ نہ ہو کہ آگے ہوں میرے آگے
 کیا آگے دھڑکے بچے زلف شب بیدا | ہے وہ سفید کوی ہوں سر سے لگے
 جسے خیر نے میرے ہونے کو مانا | ہوں ہاں ہر تپ سے اس میں تغیر شر کا بھی کیا ہے

و ختم ہو

میرے گم کرات کی دیکھ	خون فاری سے پہنچ رہی ہے
پر جا ہے تمام نام سے	طرب و دوست پر ترقی
یعنی ہاں غم فانی پر کون شر	ہاں نصیبیاں گم کی ہر ترقی
کلمہ یوحنا وہ قصہ سب کے	اسے بقا ہم نے چھ نہایت کی
شہر سدا و تیرے کے دیکھ	وہ تو تو گم نہیں یہی ہی

اس طرح انشا و کاف کی حد فتنہ و قتل کے سلسلے میں فتنہ ہر شے کا بھی شکل ہو ایک خاص
 طرح سے سامنے آتی ہیں یہ قدر ان کے ہے سندھ میں کی گئی ہے فتنہ ہر شے کا شہد بانہا ہے
 ہفتا نے یہ بھی لکھتے ہیں فتنہ ہر شے کا شہد بانہا ہے

چہ غزل گھسے تھی شاہ وقت سارا	کہ ہوں دیکھو دو دھسے رستا : ہاشد
بکے شراب کو دہ چنہ و تان	نور و اند و رنگ پر سٹھا : ہاشد
دو ہاں غم پر راہاں سٹھا و	دشست است دیں غلام : ہاشد
شہنشاہی سخن ماہو گستر و سخن	دانشکدہ ہنر : ہاشد
چمن کو کو شاد و خوش و شکم	ہوئی بکھ شل : ہاشد
تو گھسٹاں راہم غامی و نہشت	نامہ سچ شہر و دکان : ہاشد
سنبھار لاسکست : ہاشد	ہاں گام و بکھ غم : ہاشد

ہو شہد ہر شہر و نہشت

نشد پر صبح پڑا : ہاشد

انشا و قتل و خون ہاں ہر دوست غم فتنہ ایک ہر دینا ہاں ہر پڑے گئے قتل نے
 انہیں بکھ بھی دیکھ کے سامنے خوب زور ہو گیا مسیح سے اس نے متا پڑا ہو کر میں بکھ بھی دیکھ کے

جو تھامے ہفتائے برہمیا اور پکست کیا۔

لے جو کہتیں گئیں ہے وہ کھڑی سے نہ کہے کہ ہم

کے جو وہ سدا سنا سوئے نہ طرقت شاد کو کیجیو گئے

تج جو سناں تو ہیں کہ ہم پہلی گورہ جو ملک کے

قوت میں لے ہیں پس نہ سنا سنا ہی نہ سن سکے

ہی ہر مرنے جعفر اور فتنہ کے یہاں لٹا کر کہتے ہیں یہ تہتیں کی مرہبہ ہر گاہ کہ
 انشا کے مرد قتلہ نہیں پہلی اور انھوں نے ایک نظم پر ہر امر ہر کے سنے میں نہ لکھانے دیا۔
 مرزا جعفر کو تو یہ کہہ کر میں دیتے ہیں ہر تہتیں کی فہم ہر۔

نہا مشقنا، ہمنہ ۱۲۱ | لم تزدنی قولا فقیہ

وہ غلام کہ کہیں نہ تھے نہ ہیں | جو انھیں کہتے ہیں گئے

ہمیں چست اور چھلکے تو | تو آیا وہ کیوں مت دیا

تجے کہتے ہیں نہ تھے | تو کہہ کر ہو گیا گورہ کا

وہ چھوڑ کر تھاجے کو دیا | بہت سے لڑوں کو تھامے

ہر تھیل لٹا جبر میں | پاکیزہ ہونے کا دیا

بہت سی ہر تھیل کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

ہر تھیل ہونے کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

وہ ہر تھیل ہونے کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

دنا سورا منزل میں تو دیکھ | کہہ تھیل ہونے کا دیا

ہی تو تھیل کا یا صفت ہر | لے کر تھیل ہونے کا دیا

ہر تھیل ہونے کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

تھیل ہونے کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

تھیل ہونے کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

تھیل ہونے کا | ہر تھیل ہونے کا دیا

سلام قلم سے ملے گا غمزدار
نئی صانع ہے اس کا جیہ

ہو کتاب ہے فنی غزل

دیو کا ملک سے دامن پیر

اس طرح عشق و تعلق کے سر کے میں بھی متعدد قصائد وغیرہ تصنیف سے دور متفرق بیابان سامنے
آئیں۔ جملہ گرفتار کی گئی۔ سوز و گم کی گئی۔ جو وہ شام طاری کی گئی۔ سہل گم سے گامیہ
جس کے دل میں بھی فوج آگئی۔ مگر اس کا جوش و خروش ہے کہ وہ دانی و تہمت کا ایک بغیر کسی
اصد کہ متدی کا ہر اظہار حاصل ہو۔ مگر وہ دل غزل کے غمزدار اور غزل کی دل آویز تھی
طہ انق نے کہا

خدا کی دلوں میں کو غزل میں کیا ہے	جو کہ دست ہو میس کی طرف کیا
میں میں جو پہلے تو قصیدہ دہتا ہے	دستور اور طرز یہ بتائیے پس
کیوں جو اس شعر میں عشق کو بنا ہے	یہ بنا طر شریف میں گدا کر ہمیں
مروے کی باس میں نہ تو کو کر گیا ہے	کیا اظہار ہے کہ وہ کافر تو ہو
وہاں رہتے ہیں بھی نہیں جہاں ہے	اپنے نہیں کہشیت قرانی ہے نظر میں
سانپ کے طرح آپ نہ گمان دے	مردن کا دل کیا ہے مستور کی
چشم کے سنہ تیرے دست کی ہے	مشفق کوئی کی کہتے ہیں بوی

اس وقت کی شہرہ کے علاقہ نقاشانے غزل میں ایک اور خواہش قرانی کے شعر میں پراوردیا
ہے۔ اس کے قرانی کے شعر سے گریز کا شہرہ دیا ہے۔ غزل کی مناسبت کے شگلی اور غزل کی مناسبت
ظہر ہے۔ ملک کی لکھنوی ہے کہ یہ لکھنوی کا شہر دیا جائے اور پھر صحت لکھنوی
ملک کا جو غزل لکھنوی ہے۔ ملک کا شہرہ علاقہ غزل کی کہ غزل کی مناسبت کا
دھمپ ایک زبردست ہے۔ ملک کے ملک میں

تو نے میر غزل میں مستور کی گمان	مے کے مستور غزل میں مستور کی گمان
گر تو کا سر ہو دے تو کا لہر کی گمان	چہ نہ ہاں کا سر ہو دے تو کا لہر کی گمان

کہ دن تو صراحت کے لئے جس کے تیر	جیسا ہے جو باد و بکری کر دت
ان سے ہی میں گویا غلطی اور کچھ	باندھے ہے کوئی خوش انگوٹھی کی گت
کا نور تو میری کاسے بکے ہیں مسئل	لہر کپ جو میر باد ہے تو ہر کی گت
ہاتھ شد بھی درست ثابت ہے	خبر جوتی ہے میری کلمہ ہونک گردن
اتنی ذرا ان کے عہد ہی کچھ	ہر قافیے میں تونے بوشعور کی گردن
یوں سیکرند گندم کی زبان نہ تو جو	سوچی نیچے حیف کر نہ وہ کی گردن
جو گردن پانچ ہیں میں کچھ اور کھن	تو کچھ کو رکھا ہے شب بیکار کی گردن
کو قافہ پیاں ہیں ستور جی تھر کو	تو بڑے ہی نہ کس کے غنہ کی گردن

دکھوں کی معافی کچھ قس پر انوس
سوچی: تجھے دسے سا طرک گردن

مسلک کے جوانی ملا دن کرنا دیکھ ہی مبارک تہیہ ہے جو موت مرحلے تھا اسی ظہار
عبیت عہد و دن واتی قسمت کنگ شاہد اس سب کی کاہر تم ہی۔ اس شہری کا دسے بیعت
سے دوس نے رکت کی عہد گردن واتی زمین میں نہیں کھیں۔ اس طرح انکی عہد میں کاہر مل
نہی۔ مسلک کی دل پر مٹانے چہ درجہ صحت کے۔ دن اور امانت کی ذہنیت بھی کم دیش ہی تم عہد
ان کے ہوا ہے جس اسی طرک کے تھے اس متانی نے جو اشتغال کی عہد مل پیاں کی وہ متوجہ
کی کہ میں میں دشنام آمیز نہیں تھیں۔ چہ بہت بڑھی تو کس کی خصوصیت میں بیکار کی
تھیں۔ اوسم قصبہ کے سبھی میں عہد متناہر شگفتا نے بر حوالہ میں جو بیکار کی وہ اپنے
لہجہ کی انکی جو تم اس جوئے کی کاہر ملے ہیں۔ جسے قافیے کا طرک حیران دیکھیں اسی
وہ عہد جسے لاشہ مارا۔ مسلک نے پھر۔ ہر کسے غنہ پیاں کی عہد میں قصبہ عہد کس کہ
کہ اپنی ہے گتاسی اور مسلک کی نیا دلی ہیں کی۔

یہ عہد میں پوسے پھا دے میں جو زمین قصبہ کے کس۔ تھے اور لیاات پیش کئے
کئے ان سے شعرا کی قسمت گم کا ظہار۔ قند ٹا ہی ہے۔ مگر اس سے شعرا نے متا ہوتا

LIBRARY

Anti - an - ... 1934

وفا کا پیشتر ہی جو عجیب ہیں جس سے شر کے قدم تکام کے ساتھ طر مراح کی بھی ایک محدث پیدا
 ہوتی ہے مگر مختصر اشارہ ابھی ایک ہی کے ذریعہ آتے ہیں۔ مگر ان کے قصبہ کی وہ گندی باد کہ نظر
 حقیر دیکھے اور اشارتوں شری نہ ہوں کی بے تری کا تیرہ نمایاں علوم ہوتا ہے وہ سر کے آئیں مابین مجھے
 کمالات کو سہارہ سنہ خصوصاً شرفانہ شہر کہ وہ اور پچھلے ورہے کے دور کے شاعری کر کے ہوں بلکہ
 شادی کو غیر مستند اور ٹھٹھا قرار دیاں۔ شاخیراٹھ کے جو کے کہ ہند بچے۔

کریں میں یزید گونی کا قصہ قصبہ کی	معتدی کا لے کام کرنے وہ کھاتی
غرض ہات پر انھیں کہ نظر آتی	کہ پر پچھلے ہوں ستھارے اور چوڑا

حضور جیل بستن کے ذرا سنی

جو خاک و دہ تھے ان کا بے خبری کا	جو غلطی مار لے تھے انہیں بے خبری کا
جو غمزدہ تھے یہ وہ ایک عداغ	جو کلاں کاٹ کر غرض آئے کہ وہ تھنغ

حضور جیل بستن کے ذرا سنی

بہن کو اس غرضی کے ہونے کا	کہ تھہرے تھی کا پلا ہونے کا
اکڑ کے مستعدانہ پینے جب قراش	تو کیں وہ تھہرے ہونے کا

حضور جیل بستن کے ذرا سنی

وہ ہر دل ہات کے کہ پینے نہیں	کہیں بد ظاہر دیوہی دریاں ہیں
ہاں کہ کہ وہ بہا ہونے کا	کہیں نہ قصہ حق و کج جی

حضور جیل بستن کے ذرا سنی

حقیر بگرا لک کے قلم کے مطابق۔ اس خبریں جرات نے ہندوستان کے سب پر ہند
 کام بہت خراب ہونے کا سنا ہے۔ مگر اپنا نہ ملکا خبرت ہے۔

مورخ نے ہمارے دور کے کنگ و ملکہ کے اس دور کی معاشرہ جیسی دوسرے معاشرے
 شاعروں میں ہمیشہ ہی ہیں جن کی کیفیت و انجمن ہمارے خود شاعری میں اپنے ہی دور
 شریعت کی برتری قائم رکھنے کے سوا کچھ نہیں تھی۔ دونوں جہتوں نے ایک دوسرے کی اہمیت
 کو تسلیم کر لیا تھا اور یہاں دوست و صلیب میں ہمسایہ ہی آپس کا تھا۔ یہ حال انیسویں دور دیکھ کر مسلم
 جہلک کا حق قاجاریوں کے تہذیب و تمدن سے بڑھ کر ہمارے مقتصدوں کے کام تھے۔ چاہے اس کا کھانا
 کو تیار کرتے ہوں مگر ان کی عادت کے شریعت کی طرف سے اچھے اپنے ایک طبقہ میں یہ مسودہ حسن
 رضوی اور یہ نے بھیج رکھا ہے

غرض ایک وقت ملا ملا کر دوسرے کا جواب اور جواب جواب کہتے رہتے تھے
 دوسری طرف کے لئے ملے گئے پہنچا پسند و ملتا دیکھنا اس سے دوسرے کے پاس لڑا اور
 ڈھونڈ کر مل کر رہتے تھے۔ اور ان کے ملنے کے بعد ان کے جواب دہ جاتے تھے۔ دن رات
 کے ادا کی سہولت عام کی عادت میں اس قدر کہ شریعت کی اہمیت اور عقیدہ کی شور و گہرا کرتے
 رہتے تھے۔ گھر کے باہر ہی سہاگنی بننے تھی جتنی دیر سے تیرے گھر میں پہنچا۔ عا
 ان کی جنگوں کے پیرے ثبوت دیکھتے۔

میں علم نظم نثر میں ہوتا ہے (ہیں)	میں علم نثر میں ہوتا ہے
اس سے مراد نیکو کاروں کا ہے (تیرا)	پر وہ میں جو سے دیکھتا تھا
میں سے مراد عقل سے ہے (انہی)	بندہ انیسویں سال انسانیت
یہ سب سے مراد عقل و تدبیر کی (ہیں)	میں سے مراد عقل و تدبیر کی
یہ سب سے مراد عقل و تدبیر کی (ہیں)	میں سے مراد عقل و تدبیر کی
یہ سب سے مراد عقل و تدبیر کی (ہیں)	میں سے مراد عقل و تدبیر کی
یہ سب سے مراد عقل و تدبیر کی (ہیں)	میں سے مراد عقل و تدبیر کی
یہ سب سے مراد عقل و تدبیر کی (ہیں)	میں سے مراد عقل و تدبیر کی

نقد و رائے انہی کے پیش میں بہت سی صورتیں تھیں اور ان کے لئے نقد و رائے -
 پہلے اپنے دوستوں میں کیا انکرا تھا ؟

خدا ہوا پر تپتیرہ، نادر نصیب	ذوقی باروں نے بہت دھڑکی دیا
اے فنکار بس نہ آپ کو صوفی تہنیت	معلوم ہے حقیقت پر حق پرست کی
ندوہ گر کرے تاخیر صحرایہ	قوت جہانگر آئیناں - ہم چلتا ہے
بکری پر نہیں تکتا کڑا بھنگ کی	کون پرستے تو وہی جانتے کون کے آہی کے

یہ سنا لے کر سوئے، دل سے تھیں ہی غارت تھے مضر کی بہار ۔

ہر گلی خرمی ذوق کے جلازم ہیں دلچسپی اس سر سے ہے کہ سہل کلاں نکلا
اور، ذوق نے جواب دیا ۔

جسکو روئی ہے کل کجی کے گام وہی اس طرح ہے کہنے پر سستہ سب

اس شخص میں غارت نے جو مصیبت جو غم لگایا ہے وہی وہ فاضل کی ہمت کا آئینہ ہے ۔
غارت کی سادگی اور سادگی کا راز یہ ہے کہ سہولت ہی اس میں ہے، غلبہ بات خود و شادی
کلیف و جھوٹ حشر ہے۔ غلبہ و غیر ہمتیام میں اس سے سادگی کا قیاس سہل کی دہیا
سے کیا جاتا ہے۔ غارت کی ۔ قادر و کلامی و ذوق و سادگی کا یہ راز ہے اس کا شیر سزا
کاغذ و نوادہات اور سحر ہے ایک ہی گتہ پر تمام سحر و شوق کی مصیبت کی پرکھ لی۔ اور
غارت اس سے بڑی غلبہ حشر پر ہوتی ہے ۔

قطعات مختلفہ عشق

عشق ہے کہ بڑا دل جانتی	وہاں صوفیہ نہیں ہے
ہر جگہ سے پیش آ رہی	کے شاعری فدیہ عزت نہیں ہے
آواز مدح میں ہر جگہ	ہر گلی کی ہے صاف نہیں ہے
کی کہ ہے، شرف و غر کا قسم ہر	ہمارا ہر جگہ اثرات نہیں ہے
استاد شمس کے ہے پر غاش کاغذ	وہ سب ہے، ہر جگہ نہیں ہے
ہام جہاں ہے شہنشاہ کا خیر	ہر گلی کی ہے صاف نہیں ہے
میں کوئی اندیشہ اس سے نہ	عزیز شاعر کا حرف نہیں ہے
سہاگیا زور و مثال	دیکھ کر ہے، ہر جگہ نہیں ہے
مطلوع میں آتی ہے گلی گشتی	شعور اس سے ہے گلی نہیں ہے

عشق ہے کہ بڑا دل جانتی

مست بر سر بھی طبیعت بڑی خبیث | سے شکر کو جگر کی شکایت نہیں ہے
مذاق بولنے قول کا غلبہ نہ ہو
کہتے ہیں جاکر جھوٹ کی علامت نہیں ہے

غالب اور حالیاتِ قلیل اور برائی قاطع کے درمیان کے ہیں لہذا ان کے دلی ہو کے آگے
جھری کے وطن میں نہیں ہے بلکہ زبانِ دیوانہ اور قہرِ زبان کے بیچ کے گٹھے سے آگے نہیں
جسٹ برز ان دلی اور رشتہ کی مینیت اور اہمیت اور ان کے ہر دو کی مائے آس۔ فریگ
نکھر کے ہوں اور ہر بات اور دوسرے مسائل کی واضح ہے۔ جو صاحبِ برقی ہو مگر
انہی تقریباً بیسٹ ہی رہے جو نہ تو زبانِ برقی کی تھی۔ شہدِ ساداتِ علیہ السلام۔ انہی
لہذا، آتشِ تیز اور چہرے کے لہو بھی اس کے ہر لہو میں جلتے کا سبب ہے۔

[illegible]

- ۱- منقذ و المرحش منقذ حیاتی تپه کوه -
- ۲- تعمیر و راه سازی، لیس اندک اندر ناهموار و آب و هوا
- ۳- گسترش محلات در سید مرتضی کوه -
- ۴- قطع مسطح منقذ و روی آب و هوا

[illegible]

مکتبہ نسیم کے بچے جس شہر کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ اس شہر سے مسجد
الغافر سے لفظ کے مسجد کا معنی سامنے آیا۔ معلوم ہو کہ جو بنو قریظہ ہی سنہ
۱۱ ہجری حوالہ دو مستند شہداء کے یہاں اسی صف کے ساتھ مستقل یوں ہی قریظہ نہیں ٹھہرا تا سنا۔ ثلثا
محل کیا ہو گیا۔ نیز کہ بکر بن ہلال بن عبد کے چہاں کہ یہ مسجد و چہاں اس شب کو محل میں آئے
حب کا یعنی صراطِ مستقیم کی تہا کا۔ ہندو کہ مجید بن ہلال بن ہلال۔ یہاں کہیں نہ لیا۔ یہاں کہیں
مادہ بیکر بن ہلال بن ہلال کہیں نہ لیا۔ یہاں کہیں نہ لیا۔ یہاں کہیں نہ لیا۔ یہاں کہیں نہ لیا۔
ہر روز ہندو مسجد آگے جو بعد کو مسجد بن گئی۔

اس وقت اس کلام و شریعت پر بحث تھی۔ اسی طرح قادیان کے مختلف مسلمانوں میں مشغول
ترکیب سازی میں کہ ہندوؤں کے استول و اٹھان ستم و پانہ تھا قادیان میں اسی طرح کے دوسرے
مہاتذ میں مختلف ہندوؤں میں موکرا والی دہی تھا اس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ اس سے زبان و بیان
کے مختلف گوشہ و گوشہ بہت سے مسائل ملتے ملتے اور بہت سے مسائل ملتے ملتے
کہ وہاں سے واپس میں انصاف و ایمان ہندوؤں کے موکرا والی میں بیان کی کتاب نامہ لکھا۔ اور اس
کی تقریر میں لکھا ہے: "میں کوئی حق نہ دوسرے کے خلاف کرنے خواہ اس کا عداوت و عداوت تھی۔ اور

معدہ سر کا دوپٹا سب دھو کر لے لیا ۔ جو لی طرح یاد ہو چلا گیا
 ہوا۔ آدھ گھنٹوں میں اس کے نور و شمس جیسی شوق نے ہر ایک پر چھوڑ دیا۔ کوئی کہہ سکتا تھا
 فرق جو حضرت قبل نے لکھا ہے وہی صحیح ہے۔ ہنر کے کام سے حضرت ننوں جگہ کی سند لگتے ہیں
 ان کو یہ یقین کرنا چاہیے کہ ہنر کی گنتی مستند اساتذہ کی سیانہ ہے جہاں تک ہم ملاحظہ میں رہیں
 ہے۔ ہنر کے یہاں غلط بہت طبع کے ہی سبب ہو کر نہ کوئی پہلے کسی نے مستند مانا ہے۔
 اور ذوق مستند اس کے ہنر میں ناسخ و تصدیق اس کے کام کی سند جو تو ضعیف ہے یہ غلط
 اس بحث میں مٹتی ہے کہ شوق کے علاوہ الیہ مشیر قیصر جناب میں توفیق اور شوق نبوی کے شکر و
 بیہ حد عظیم آبادی حضرت علی خاں حضرت ننوں جیسی شوق کے ایک شکر جو اصل عظیم آبادی۔
 نے ہی حد کیا۔ اصل عظیم آبادی نے پہلے ہنر میں لکھا کہ اگر مستند نہ ہوتے تو جو دیکھ لکھی
 جہنم کی تہ گسیب کے سوا ان کی سند چھوڑ کر سند میں مانی جانتے تو بھی سند
 گھنٹی شعرا نے اس کا سہل بطور زہر کیا ہے چنانچہ انھوں نے اسے گھنٹی کے شکر دانا
 حیدر مانوں کا ایک شعر سند میں پیش کیا ہے

شب کو یاد آئے اگر اس کے لگا لگا جو شرارہ سے مری آدھ کا جگڑا جو جائے
 اڈیہ مشیر قیصر نے بھی گھنٹی کے معزناہ مستند الی خاں حضرت ننوں جیسی شوق میں
 حوتوں کو بھیج کر بیگات سے اس کی تصدیق چاہی وہ پوری نصیحت کے بعد مشیر قیصر نے ایک
 شاعر سے یہ لکھا ہے

اسے سند ہم نے کئی معزناہ مستند الی خاں حضرت ننوں جیسی شوق میں
 معزناہ مستند الی خاں حضرت ننوں جیسی شوق میں
 ہے۔ یعنی اور جگہ دونوں کا بھی ہنر میں لکھا ہے کہ ایک شوق میں لکھا ہے

ہاں حضرت ننوں جیسی شوق میں لکھا ہے کہ ایک شوق میں لکھا ہے

قہر نے ہنر کے ایک شوق میں لکھا ہے کہ ایک شوق میں لکھا ہے
 یعنی دونوں معزناہ مستند الی خاں حضرت ننوں جیسی شوق میں

میں جو گھنٹی اور شوق کے ایک شوق میں لکھا ہے کہ ایک شوق میں لکھا ہے
 لکھا ہے کہ ایک شوق میں لکھا ہے کہ ایک شوق میں لکھا ہے

کار و فنی علم پر محکم ہے۔ موافق آپ کے لکھے کے بنو معائنہ حارث بنار دو شعر طریقیہ ۱۰
 بھی آیا چمکتا رہا کھوں کو قطرہ | بہشت گمیدست سے کہ جگنو تیرا ۱
 حال طوق کا اس میں نہیں کور تو ہے | سبیل گمستہ اس کے لک کی جگنو کا
 اس کے ساتھ ہی بیہضہ معلیم آبادی نے پاک صفوں میں مختلف مساندہ گھنٹ کے کام سے جگنو
 بہشتی زبان کے سند کش کر کے اسے شائع کیا۔ آخری شعر سے یہی معلوم ہو کہ طریقیہ کا بنار
 گن جہنم سے ہے۔ اشعار یہ تھے | سے (حال و چوری شاعر و میر گھنٹ)
 کہ ان کے شب اس کاوت کی اور | یہ ہے کی گنی وہ جو ہے جہنم میں نہا ہے
 ۱۰ تھا جو کہ دن وہ گن | دو گے سے | جو آتی ہے پھولوں کی بو گے سے
 اداوں میں آنکھوں کا نارا کہ کر | قاسم جہنم ماہ جگنو گے سے | سے جگنو
 عاشقوں کے ہفت کاوتر جہا کوئی تو ہو | کر گے میں آپ کے جگنو نہیں جگنو تو ہزار تکرار
 اس شعر کے میں عشاق تحقیق اور جستجو کی تلاش میں نہیں اس سے زبان اور صنف زبان کے سلسلے
 میں کئی پہلو روشن ہوئے۔ یہی ثابت ہو کہ زبان کی تحقیق اور تلاش اور علم کے حصول کے لئے
 مرکز زبان سے دور کے بھی بل علم اس طرح مستند ہیں بطرح اہل زبان بل علم ہوسکتے ہیں شرط یہ ہے
 کہ ایک علمی خانہ علم و فنل سے کہا جائے۔

لسانی تحقیق

اٹھارویں صدی تک شہر وادی ہرگز زبان کی حیثیت سے مستند و معتبر رہا مگر
 بعض فنی خوشحال نے وہی کے متبرین کو گھنٹا پہنچا دیا۔ یہاں تک کہ ۱۹ ویں صدی میں
 روت دلی سے سیاسی قلم ختم کر دیا۔ جو سیاست معاشرہ زبان بھی میدان میں
 لگا کر دیا۔ جنید نقابت اور عیسوی کے دعوے سے آئے چڑھ کر ان گھنٹا نے
 وہی کے مقابلے میں معتبر و مستند طرز شروع کر دیا اور ملک نہیں کا ادا لیا۔
 قرآن مجید ہر کے غیر ۳۹۸-۳۹۹

[illegible]

[illegible]

تذکرہ قیامت کے مخلوق کا بھی مرتزا صاحب نے ذکر کیا ہے۔ دست پناہ بھی اس قبیل سے ہے
مرتزا صاحب کے قول، "دوڑیں مگر اور کھڑوئیں موت" سے جگہ بقول "مرتزا صاحب پناہ کھڑوئیں
میں مگر ہے۔" مرتزا صاحب یہ بھی وہ تھیں کہ مرتنے دست پناہ کو سب پابند ہے اور اس پر
مجبور و مسلح ہے۔ "دست و رول کی تیز رفتاریت بھی خامی و نقص ہے" عداوت کی "دست و رول
مرتزا صاحب دلی میں بدلی۔" "خونیں بلا جن کپارہ دلی میں کپارہ۔" "گھڑوئیں گدگد۔" "سند و دل میں مذکی
کھڑوئیں سنارنہ۔" "اسی طرح بھیارہ دلی میں بھیارہ اور کھڑوئیں بھیارہ۔" "دست پناہ صاحب کے
توں کھڑوئیں کمار کی بن دو فوں مستحق ہوتے ہیں۔" "دو فوں کے بھی میں حق ہے کپارہ
کوہی بھی سکتے ہیں۔" "اسی طرح بھیارہ اور بھیارہ دو فوں کھڑوئیں مستحق ہیں۔" "مرتزا صاحب نے
پلٹ کر دینا، "یسی بھیارہ دینے ناچا۔" "جسے کا رنگ گناہ و غیرہ ملامت کو کھڑوئیں پناہ ہے۔"
"بہر قول "ثریہ مزا" کے دوست دلی کے کسی کو نہ کہہ سہ میں پڑ سہ ہوں۔" "یہ حال پر ہیستے
جو کا ہے میں نے کھڑوئیں کی شریف کو کھڑوئیں کہتے نہیں سنا۔" "کھڑوئیں کی زبان سے (داد میں
نہیں جوتے ہیں) اور یہ سب کھڑوئیں سے کہیں (داد میں) دلی کی زبان اور کھڑوئیں کی زبان ہے
"تو دلی میں کھڑوئیں کہانی (داد میں) کہ کھڑوئیں۔" "دلی کے امری ناچا حضرت ظفر کا شعر ہے۔"

تیرا وہ سوتا کے عہد سے چھ مہر لوگ نامیوں اور مرقد فیرو کی گزرت تھی شعبہ
 نہیں تھی شریہ و سوتا کے نام نے یہ سرور گئے ہائے بوقت مہر لوگوں کے خوف سے گھبرانے اور
 ہنسے۔ سوتا کی حسیہ اور تیز گرفت نے ہر دست کا شری اور قاتر کھینچ پیچے لوگوں کو پریشان
 کر دیا۔ انت اور حسی کے معرکوں نے اس ملک کو اندھیرا کیا۔ جو کے عہد میں خفایہ تھی زبان و ان اور
 و توانی کے ہم کی واقعیت ہی نہیں بہاوت کی مزدت محسوس عہد ہی تھی۔ ان نیکو عہد بان و ان کا منہ
 جھک رہا تھا۔ ان سرور کو آرائش کے رنگوں کے عہد میں بعض مناظر کو نظر انداز کر کے انت نے کچھ
 کے۔ افضل نے خدا کی ترکیب و طیمات کے بہتے میں ان کا تر کھیل دیکھا۔ عیسیت کو وہی زبان میں سونے
 کی کوشش کی۔ سن کی بہت سی نروں اور۔ بخت کے نروں میں یہ صہہ نظر آتا ہے۔ جرات نے لوگ بھی
 جو کس کھا رہا تھا اس کی دلیل ہے۔ فوجی اور شاہنشاہ کے سوکھیل غلامی کے سنے اسکا است پر بٹ ہوا
 اور یہ من منا قشوں کے روشن پہلو تھے۔

کتابیات

۱. میهن گنج (تفصیل تکلیف کن)، از خضر خفایه، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۰۰ تا ۱۰۵
۲. زبان و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۰۶ تا ۱۱۰
۳. زبان و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۱۱ تا ۱۱۵
۴. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۱۶ تا ۱۲۰
۵. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۲۱ تا ۱۲۵
۶. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۲۶ تا ۱۳۰
۷. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۳۱ تا ۱۳۵
۸. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۳۶ تا ۱۴۰
۹. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۴۱ تا ۱۴۵
۱۰. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۴۶ تا ۱۵۰
۱۱. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۵۱ تا ۱۵۵
۱۲. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۵۶ تا ۱۶۰
۱۳. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۶۱ تا ۱۶۵
۱۴. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۶۶ تا ۱۷۰
۱۵. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۷۱ تا ۱۷۵
۱۶. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۷۶ تا ۱۸۰
۱۷. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۸۱ تا ۱۸۵
۱۸. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۸۶ تا ۱۹۰
۱۹. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۹۱ تا ۱۹۵
۲۰. لغت و لغت، از دکتر محمد تقی میر، کتب نادره ترقی اردو، اول، ص ۱۹۶ تا ۲۰۰

- [illegible]

